رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

متعلق خط وکتابت بنام کاروباری امور کے مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۱۴۔ جون سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۲۶ رمضان سنہ ۱۳۳۸ | نمبر ۹۵

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ اخبار احمدیہ ص۱
نظم (احمدی استقامت اور بائیکاٹ) ص۲
افغانستان میں مذہبی آزادی کی لہر ص۲
مولوی محمد علی اور ڈاکٹر محمد حسین صاحبان
پیغام کی دیانت ٭ مصریوں اور شامیوں
کا مسئلہ خلافت میں رویہ ص۴
کوئی تفسیر بھی اغلاط سے خالی نہیں
سناتن دھرمیوں میں بیوہ کی شادی کا رواج ص۵
خطبہ جمعہ (اعتصام بحبل اللہ) ص۶
تعداد ازدواج اور بائبل ص۷
وہ چمکار دکھلائیگا اپنے نشان کی پنجبار ص۸
مدرسہ احمدیہ کے متعلق ایک ضروری بات ص۹
جہازات برائے حاجیان حج ص۱۰
اشتہارات۔ خبریں ص۱۲

مدینۃ المسیح

چند دن سے گرمی اپنی شدت میں بہت بڑھ گئی تھی جس سے روزہ داروں کو اپنی قوت اور استقلال کا پورا پورا ثبوت دینا پڑا لیکن خدا کے فضل سے ۱۱ اور ۱۲ جون کی درمیانی رات کسی قدر بارش ہوئی۔ جس سے گرمی میں تخفیف ہوگئی۔

ماسٹر مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے کی اہلیہ ۱۰ تاریخ فوت ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

۱۱ تاریخ خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں چونکہ دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں اسلئے مبلغین کی کامیابی کیلئے جو دوسرے ممالک میں اشاعت میں مصروف ہیں۔ دعا کی جائے۔ اور ... بہت دعائیں کریں۔

اخبار احمدیہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب کا پتہ

جناب مفتی صاحب نے شہر نیویارک کے مرکزی شہریانہ علاقہ میں ایک مکان کا حصہ لیکچروں اور دفتر کے واسطے کرایہ لے کر تبلیغ کا کام شروع کردیا ہے۔ ان کا پتہ درج ذیل ہے:۔ امریکہ کے خط پر ہندوستان سے ۲۔ ر کا ٹکٹ لگتا ہے اور کارڈ پر ایک آنہ۔

Mufti Mohd: Sadiq.
Ahmadi Misioner.
245 W. 72 Street. New York
City. (U. S. A.).

درخواست دعا

مسٹر ساگر چند بیرسٹر ایٹ لاء جو قادیان میں تشریف رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ ولایت میں میرا ایک دوست مسٹر سمتھ کلیلت ہے جس کو حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا سے خدا نے بیٹا دیا ہے۔ وہ قریب قریب احمدی مسلمان ہوچکا ہے۔ سب احمدی بھائی درد دل سے دعا کریں کہ وہ پورا احمدی ہوجائے۔ کیونکہ وہ ولایت میں ہماری جماعت کی بہت مدد کریگا۔ اب بھی وہ ہر طرح سے اسلام کی تبلیغ میں ہمارا ہاتھ بٹاتا رہتا ہے۔"

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں "میرا ارادہ جلد ولایت میں جاکر لنڈن سے ایک ہوار احمدی رسالہ جاری کرنے کا ہے اس کی کامیابی کے لئے بھی خوب دعائیں کریں۔ نیز یہ کہ مجھے جلد ولایت جانے کے لئے پاسپورٹ اور جہاز میں جگہ مل جائے۔ میرا ارادہ ابھی تین چار ہفتے انشاء اللہ قادیان میں ہی ٹھہرنے کا ہے۔"

قبلہ میر صاحب کا اعلان

ہمارے ایک عزیز نے دہلی سے خط لکھا۔ اور اس میں ایک روپیہ کا نوٹ ڈال دیا۔ اور لکھا کہ یہ دن مبارک ہیں۔ آپ میرے لئے

دعا کریں۔ اس سے مجھے تحریک ہوئی۔ کہ جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ آسودہ اصحاب کم از کم ایک روپیہ یا زیادہ رمضان میں تحریک دعا کے لئے عزیز مذکور کی طرح ارسال کریں تو ان کے ہاں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ اور ہمارے ضعفا کے فنڈ میں ترقی ہو جائیگی۔ عاقلوں کے لئے اشارہ کافی ہے۔ ناصر نواب قادیان ✣

فرنچ زبان سیکھنے والوں کیلئے موقعہ

قادیان میں جو صاحبان فرنچ زبان سیکھنا چاہیں۔ میں ان کو سکھانے کو تیار ہوں۔ حصول تعلیم کے لئے آج کل فرانس جانے کا بہت اچھا موقعہ ہے۔ چونکہ فرانس میں بہت سے اعلےٰ افسر مسلمان ہو چکے ہیں۔ فرانس میں مسلمانوں سے بہت ہمدردی کی جاتی ہے۔ آجکل فرانس کا سکہ فرانک بہت گرا ہوا ہے۔ ایک پونڈ کے ۵۵ فرانک ہوتے ہیں۔ جنگ سے پہلے فرانس میں طالب علم سو فرانک ماہوار میں گذارہ کر لیا کرتے تھے۔ چونکہ جنگ کی وجہ سے چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ ماہانہ خرچ دو سو اور دو سو فرانک کے قریب ہو گئے ہیں۔ گویا چار پونڈ یعنی پینتیس روپیہ ماہوار میں طالب علم فرانس میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ پس اس وقت فرانک خریدنے کا اچھا موقعہ ہے۔ صنعت و حرفت اور زراعت کی تعلیم فرانس میں انگلینڈ کی نسبت زیادہ اچھی اور کم خرچ پر حاصل کی جا سکتی ہے۔ جو شخص آدھ گھنٹے ہر روز پڑھ کر تین ہفتہ میں فرنچ زبان سیکھنا چاہیں۔ ان کو چاہیئے لنڈن Times Book Club, Oxford Street London. کو دو شلنگ پینس کا ایک پوسٹل آرڈر ڈاک خانہ سے خرید کر بھیجیں اور پروفیسر ایڈم کی فرنچ سیلف ایجوکیٹر Professor Adams French Self Educator. منگالیں۔ پروفیسر ایڈم لنڈن یونیورسٹی میں فرنچ پڑھاتے ہے۔ اس نے یہ کتاب ایسی خوبصورت لکھی ہے کہ اس کے مطالعہ سے ہر شخص تین ہفتہ میں آدھ گھنٹہ ہر روز پڑھ کر بغیر کسی استاد کی مدد کے فرنچ زبان کو بولنا پڑھنا اور لکھنا سیکھ سکتا ہے۔

خاکسار محمد احمد ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء قادیان دارالامان

عازمان حج جلد اطلاع دیں

بعض احمدی دوست اس دفعہ حج کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ تمام احمدی حج کیلئے تیار ہوں۔ بمبئی سے اکٹھے ایک قافلہ ہو کر روانہ ہوں۔ لہذا جملہ احمدی عازمان حج کی خدمت میں

نظم

احمدی استقامت اور بائیکاٹ

میرے نہایت ہی مکرم دوست منشی برکت علی صاحب لائق منشی فاضل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لودھیانہ نے مندرجہ ذیل نظم احمدیوں کے خلاف موجودہ بائیکاٹ کی رو سے متاثر ہو کر لکھی ہے۔ میں اسکو شکریہ کے ساتھ اخبار میں شائع کراتا ہوں۔ امید ہے منشی صاحب موصوف آیندہ بھی اپنے قیمتی کلام سے الفضل کے ناظرین کو مستفید فرماتے رہا کرینگے۔ والسلام۔ خاکسار رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اے ستمگر بائیکاٹوں سے دبیگا حق کہاں
تابش قہر و غضب ہے باعث تسکیں یہاں
جب کسوٹی پر گھسے سونا تو ثابت ہو کھرا
الحذر اس برق شعلہ بار سے ہاں الحذر
جو کٹھالی میں پڑا سونا وہ کندن ہو گیا
داغ دل میں پڑ گئے پر باغ ہیں اس آڑ میں
ہاں مگر شمع فروزاں گو رہی صرف گداز
کچھ تو سوچ گلشن اسلام سے کیوں آخرش
خار ظلم ناروا ہو بار اٹھے - غم نہیں

مشکلیں کردیگی پیدا اور بھی آسانیاں
رحمت حق سایہ افگن ہوگی بنکر سائباں
آج اپنی استقامت کا ہے روز امتحاں
مصقلہ پر چڑھ کے ہوں جب تیغ کے جوہر عیاں
کیا ہوا گر آج ہے ہر احمدی آتش بجاں
بس رہا ہے اپنے سینوں میں خلیلی گلستاں
نور سے لیکن منور کردیا سارا مکاں
ہو رہا ہے کاروان باد بہاری کا رواں
ہم بھرینگے آغوش پھولوں سے اپنی جھولیاں

کیا ہے! گر کانٹے بچھے ہیں راہ میں دلدار کی
ہم قدم رکھ دینگے بڑھ کر دھار پر تلوار کی

شاخ گل کی گود میں غنچہ ہمکنا چھوڑ دے
چھوڑ دے عہد جوانی حسن کی مشاطگی
نامیہ گو چھوڑ دے ہر بیل بوٹے کی نمو
گدگدانے سے صبا کے پھول ہنسنا چھوڑ دے
چھوڑ دے آب رواں اپنی روانی چھوڑ دے
عالم تصویر گرچہ توڑ دے مہر سکوت
چھوڑ دے دوران خوں ہر نفس کا دورہ چھوڑ دے
حباب اٹھنا چھوڑ دے اور ابر گھرنا چھوڑ دے
چھوڑ دے ہر مست راہ گو چہرہ پیر مغاں

پھول کھلنا چھوڑ دے بلبل چہکنا چھوڑ دے
چشمہ خورشید پر سبزہ لہکنا چھوڑ دے
صحن گلشن موسم گل میں مہکنا چھوڑ دے
اور نسیم صبح سے غنچہ چٹکنا چھوڑ دے
ہاں خس و خاشاک سے آتش بھڑکنا چھوڑ دے
آئنہ حیرت سے منہ ہر اک کا تکنا چھوڑ دے
دل دھڑکنا آنکھ کی پتلی پھڑکنا چھوڑ دے
برق رخشاں کالے بادل میں چمکنا چھوڑ دے
دیدۂ خونبار کا ساغر چھلکنا چھوڑ دے

چھوڑ دے گو مشک بھی ساتھ آہوئے تاتار کا
میں نہیں چھوڑوں گا دامن احمد مختار کا

(لائق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۴ جون سن ۱۹۲۰ء

افغانستان میں مذہبی آزادی کی لہر

جلالت مآب امیر صاحب افغانستان نے حال میں اپنی ہندو رعایا کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جس کو پڑھ کر ان کی سعید الفطرتی اور رعایا پروری کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ اس میں لا اکراہ فی الدین کے اصل اسلامی کے ماتحت ہندوؤں کو مذہبی امور میں آزادی اور ان کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنیکا اعلان کیا گیا ہے۔ مثلاً کسی کو زبردستی مسلمان بنانے سے روکا گیا ہے۔

مذہبی معاملات میراث، نکاح وغیرہ کا فیصلہ دہرم شاستر کی رو سے کرنے کی اجازت دیگئی ہے۔

ہندو خود تو کجا جنہیں اپنے معابد میں جانے کی قبل ازیں اجازت نہ تھی۔ آزادی دی گئی ہے۔ ہندو معابد جو ویران ہو جائیں انکو آباد کرنیکی اجازت دی گئی ہے۔

ہندوؤں کی آزاد کردہ گایوں کو ذبح کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

پگڑی اور پوشاک کے متعلق جو قیود تھیں۔ ان کو اٹھا دیا گیا ہے۔

ہندوؤں کو زمین خریدنے کی اجازت دیگئی ہے۔

ہندوؤں سے سرکاری محصولات مسلمانوں کے برابر لئے جائینگے۔

اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے۔ تو اس کے خاوند کو۔ اور اگر خاوند مسلمان ہو جائے۔ تو اس کی عورت کو مسلمان ہونے کے لئے مجبور نہ کیا جائیگا۔

اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جائے۔ تو جدی ورثہ سے اسی صورت میں حصہ لینے کا اختیار ہو گا۔ جبکہ شریعت اسے دلائے۔

جو ہندو افغانستان سے باہر جانا چاہے یا باہر سے افغانستان آنا چاہے اُسے قواعد راہداری کے مطابق آزادی حاصل ہو گی۔

حکام سرکاری ہندوؤں کے حقوق کی بالکل مسلمانوں کے اموال اور حقوق کی طرح نگہداشت کرینگے۔

آئندہ فوجی و ملکی مدرسوں میں ہندوؤں کے لڑکوں کو جبراً داخل نہ کیا جائیگا۔

ان مراعات کے علاوہ جن کا ہندوؤں کے قائم مقاموں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ بطور خود بھی بعض ایسی مراعات دی گئی ہیں۔ جن کے متعلق سمجھا گیا ہے کہ مذہبی آزادی پر سے ناجائز دباؤ ہٹانے اور ہندوؤں کو اطمینان پہنچانے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً یہ کہ پیشتر ازیں ان ہندوؤں کو جو اسلام قبول کرتے تھے خلعتیں اور نقد انعام عطا کئے جاتے تھے۔ ان کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

بعض اوقات لڑائی جھگڑے کے وقت جاہل لوگ ہندوؤں کو نہایت مکروہ گالیاں دیتے ہیں۔ جن سے انکے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگتی ہے اس سے روکا گیا ہے۔

جزیہ کی رقم پہلے کی نسبت نصف کر دیگئی ہے۔ اور اگر کسی کے ذمہ جزیہ کا بقایا تھا تو اُسے معاف کر دیا گیا ہے۔

جلال آباد، غزنی اور قندھار کے ہندو باشندوں کا ایک ایک نمائندہ حکومت کی مجلس شوریٰ میں مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ان باتوں کو دیکھکر کہا جا سکتا ہے کہ افغانستان میں بھی مذہبی آزادی کی لہر چل پڑی ہے۔ اور موجودہ امیر صاحب نے اپنی روشن دماغی کے ذریعہ معلوم کر لیا ہے کہ رعایا کے مذہبی امور میں حکومت کو کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔

اگرچہ موجودہ زمانہ میں قریباً ہر ایک سلطنت دعویٰ رکھتی ہے کہ اسکی قلمرو میں ہر مذہب و ملت کی رعایا کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ اگر ساری کی ساری نہیں تو بعض حکومتیں ضرور ایسی ہیں۔ جنمیں رعایا کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حکومتیں اپنے مذہب کے لحاظ سے اپنی اس رعایا کو جس کا مذہب دوسرا ہے۔ مذہبی امور میں کامل آزادی دینے کے لئے مجبور ہیں۔ لیکن برخلاف اسکے ایک اسلامی حکومت کا نہایت ضروری اور اہم فرض ہے کہ وہ اپنی ماتحت رعایا کو اس کے مذہبی معاملات اور اعتقادات میں پوری پوری آزادی دے۔ چنانچہ قرآن کریم کا صاف اور صریح حکم ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ دین کے معاملہ میں کسی قسم کی زبردستی اور جبر نہیں ہونا چاہیئے کیوں ساتھ ہی وجہ بتادی کہ قد تبین الرشد من الغی۔ رشد اور گمراہی میں کھلا کھلا امتیاز ہے۔ اگر ایک دین سچا ہے۔ تو اس کی صداقت کا دوسروں کو قائل کرنیکے لئے جبر اور اکراہ کی ضرورت نہیں۔ صداقت خود بخود اپنا اثر کرتی ہے۔ اور سمجھدار اور عقلمند انسان کو اپنا قائل کر لیتی ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ جبر اسی وقت کیا جاتا ہے جبکہ دلائل سے کسی کو قائل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن چونکہ اسلام اپنی صداقت کے نہایت روشن اور بین دلائل رکھتا ہے اس لئے اس نے اپنے پیروؤں کو سختی کے ساتھ روک دیا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کسی پر جبر نہ کرو۔ ہاں دلائل اور براہین کے ذریعہ قائل کرو۔

اسلام کا یہ نہایت بین اور صاف حکم ہے۔ جس کی پابندی فرداً فرداً بھی ہر ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے لیکن ایک با اختیار اور حکمران مسلمان کے لئے تو نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ مذہبی معاملات میں اس کا جبر رعایا پر جس کے حقوق کی حفاظت کرنا اس کا اولین فرض ہے بہت بڑا ظلم ہے۔ اور یہ ظلم نہایت خطرناک اثر پیدا کرتا ہے۔

نہایت ہی خوشی کی بات ہے کہ دولت افغانیہ کے موجودہ حکمران نے اسلام کے ارشاد کے مطابق اپنی ہندو رعایا سے اس قسم کی قیود اور پابندیاں اٹھالی ہیں۔ جو انکی مذہبی آزادی کے منافی سمجھی جاتی تھیں۔ اور انہیں وہی حقوق دینے کا اعلان کیا ہے۔ جو مسلمان رعایا کو حاصل ہیں۔ اور اس طرح نہ صرف اس احکم الحاکمین کے ایک نہایت اہم فرمان پر عمل کرنے کی بیش بہا سعادت حاصل کی ہے۔ جو تمام زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ بلکہ اپنی سلطنت کے بقا اور قیام کے لئے نہایت عقلمندانہ اور دور اندیشانہ کارروائی کی ہے کیونکہ سلطنت کی مضبوطی اور استحکام کی جڑ بھی یہی ہے۔ کہ وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ نے کسی کو حکومت بخشی ہو ان کے حقوق کی پاسداری کی جائے۔ ان پر کسی قسم کا ظلم و ستم نہ کیا جائے ان کے دل نہ دکھائے جائیں۔ بلکہ جہانتک ہو سکے ان کی دلجوئی کی جائے انہیں مراعات سے نوازا جائے۔ انہیں آزادی بخشی جائے تاکہ وہ خوش و خرم رہیں۔ ان کے دل سے دعائیں نکلیں۔ اور وہ ہر وقت سلطنت کی بہتری اور بہبودی میں دل و جان سے مصروف رہیں۔

امید کی جا سکتی ہے۔ کہ سلطنت افغانستان کی ان مراعات سے کابل کے اہل ہنود کے قلوب جذبات شکر و امتنان سے بھر گئے ہونگے۔ اور ان کا جذبہ وفاداری اور اطاعت شعاری پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ گیا ہو گا۔ جو دولت افغانیہ کی خوشحالی کا باعث ہو سکیگی۔

اس موقعہ پر اگر یہ بھی امید کی جائے تو کچھ بے جا نہ ہو گا کہ جلالت مآب امیر امان اللہ خان صاحب امیر کابل جو اہل ہنود کو مذہبی مراعات دینے کے خوشکن نتائج سے آگاہ ہونگے اس تجربہ کو اور بھی وسیع فرمائینگے۔ اور اپنی رعایا کے ہر ایک فرقہ کو پوری پوری آزادی بخشیں گے ہمیں نہیں معلوم۔ دولت افغانیہ میں مسلمانوں کے دوسرے فرقوں مثلاً شیعہ، اہلحدیث وغیرہ سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہاں ہم یہ جانتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو جو اپنی سلطنت کے نہایت ہی وفادار باشندے ہیں مشکلات ہیں۔ اس لئے ہم اپنی جماعت کے لئے اور اگر دوسرے لوگوں کو بھی ہوں تو ان کے لئے بھی درخواست کرتے ہیں کہ انہیں بھی طور پر کامل آزادی مرحمت فرمائی جائے۔ جب اہل ہنود کو ان

کے مذہبی معاملات میں پوری پوری آزادی دیگئی ہے۔ اور ان کی ان مشکلات اور تکالیف کا انسداد کیا گیا ہے۔ جو بوجہ ہندو ہونے کے انہیں در پیش تھیں۔ تو پھر کوئی وجہ خیال میں نہیں آسکتی۔ کہ ان لوگوں کو جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کہلاتے۔ آپ کا کلمہ پڑھتے۔ قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتے ہیں۔ ان کو اپنے خاص عقائد رکھنے میں آزادی نہ ہو۔ اور انہیں بحیثیت رعایا ہونے کے وہ حقوق حاصل نہ ہوں۔ جو غیر مسلم رعایا کو بھی عطا کر دئے گئے ہوں۔ خدا کرے۔ وہ دن بھی جلد آئے۔ جب ہم یہ فرحت افزا خوشخبری سنیں۔ کہ دولت افغانیہ میں ہر ایک فرقہ اور مذہب کے لوگوں کو مذہبی امور میں پوری پوری آزادی حاصل ہوگئی ہے۔ اور لا اکراہ فی الدین کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کا مکمل نمونہ سلطنت کابل نے پیش کیا ہے ◆

مولوی محمد علی اور ڈاکٹر محمد حسین صاحبان

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء میں جو اختلافات ہیں اور جن کا کسی قدر اظہار بذریعہ پیغام کبھی کبھی ہو جایا کرتا ہے ہم وقتاً فوقتاً اپنے ناظرین تک پہنچاتے رہتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا خلافت کے متعلق جو مسلک ہے۔ وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ مولوی صاحب نے خلافت اسلامیہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے (۱) روحانی (۲) جسمانی یا مادی۔ قسم اول کی خلافت کے وارث ان کے نزدیک مجددین ہیں۔ اور دوسری قسم کے مسلمان بادشاہ لیکن یہ دونوں قسمیں آیۃ استخلاف کے ماتحت ہیں۔ اور اس منصوص خلافت کے دوسرے حصہ کے لئے مولوی محمد علی صاحب جائز رکھتے ہیں کہ "تخت حکومت پر ایک فاسق فاجر بھی بیٹھ سکتا ہے"

(پیغام ۲۵ جنوری)

یعنی آیت استخلاف کے جو دو قسم کی خلافت ثابت ہوتی ہے اس میں سے ایک قسم کی خلافت کا وارث فاسق و فاجر بھی ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ ایسے خلیفہ کی خلافت کا انکار کریں "وہ لوگ فاسق ہیں" (پیغام ۲۵ جنوری) مگر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب جو مولوی محمد علی صاحب کے دایاں بازو اور پرجوش معتقد ہیں۔ اپنے ایک تازہ مضمون میں جو ۲ جون ۱۹۲۰ء کے پیغام میں "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ خلافت ترکیہ کے زوال اور اس کے چھن جانے کی وجہ بیان فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں سے وعدہ ہے۔ کہ تم میں سے جو ایماندار ہونگے۔ اور عمل صالح کرینگے۔ ان کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی اور جسمانی خلیفہ بنا دیگا۔ سو روحانی خلافت تو مجدد کی حدیث کے ماتحت خلفاء راشدہ کے بعد مجددین میں چلی گئی۔ جسمانی خلافت آنحضور کی ترکوں کے پاس تھی۔ وہ ہماری بدکرداری کی وجہ سے ایک سرکش اور غدار کے ہاتھ میں جو نصرانی قوموں کے زیر اثر ہے۔ جا رہی ہے"

ان الفاظ کو مولوی محمد علی صاحب کے اس ارشاد کے بالمقابل رکھنے سے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کا تو خیال ہے کہ خلافت منصوصہ موعودہ کا وارث ایک فاسق فاجر بھی ہو سکتا ہے۔ مگر جناب ڈاکٹر صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ ترکوں سے خلافت "ہماری بدکرداری کے باعث چھن رہی ہے۔ گویا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک خلافت جسمانی کے لئے بھی ضروری ہے کہ انہی لوگوں کے سپرد ہو۔ جو اعمال صالح کریں اور جو اعمال صالح نہ کریں۔ ان سے چھین لی جائے۔ اور یہ بالکل درست اور صحیح بات ہے۔ جس کے لئے ہم ڈاکٹر صاحب کی تعریف کرینگے۔ البتہ پوری تعریف کے مستحق اس وقت سمجھیں گے۔ جبکہ وہ اپنی فاش گفتگو سے مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس بات کا قائل کر لینگے۔ اور انہیں وہ بیچ دلائل واپس لینے پر مجبور کر دینگے۔ جو ایسے لوگوں کو خلافت کا وارث قرار دیتے ہوئے پیش کئے گئے۔ جن سے "بدکرداری" کی وجہ خلافت کے چھننے کا ڈاکٹر صاحب کو اعتراف ہے۔ ورنہ اگر فاسق و فاجر بھی خلافت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ تو اگر سرکش و غدار کو کہ یہ بھی ایک قسم کا فاسق و فاجر ہی ہوتا ہے وہی خلافت مل جائے۔ تو ڈاکٹر صاحب کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے بلکہ بلا چون و چرا اس کی خلافت کو تسلیم کر لینا چاہیئے ◆

پیغام کی دیانت

۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء کے آفتاب لاہور میں کسی شریر انسان نے مصنوعی نام اختیار کر کے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے خلاف جھوٹ کے اتہامات لگائے۔ اور اپنی فسخ بیعت کا اعلان کیا۔ پیغام نے جونہی یہ مضمون آفتاب میں پڑھا۔ اس کو بہت اہمیت دیکر ۲ مئی کی اشاعت میں نقل کیا۔ اور اس کے بعض حصوں کو نمایاں کرنے کے لئے ان پر خط کھینچ دیا۔ اس کی تردید میں الفضل میں دو مضمون شائع ہوئے پہلا ۱۰ مئی کے الفضل میں جو ایڈیٹر الفضل کی طرف سے تھا۔ اور دوسرا خود سیدنا حضرت امام نے اپنے قلم سے ۱۳ مئی کے الفضل میں لکھا۔ اور وہی مضمون حضور کی طرف سے ۱۴ مئی کے آفتاب میں شائع ہو گیا۔ نیز اس سے قبل ایڈیٹر الفضل نے جو تردیدی مضمون اسی آفتاب میں بھیجا تھا۔ وہ بھی ۱۰ مئی کے آفتاب میں شائع ہو چکا تھا۔ اگرچہ ایڈیٹر صاحب آفتاب نے اس شخص کا مضمون شائع کرنے میں احتیاط نہیں کی تھی۔ لیکن یہ انکی شرافت ہے۔ کہ جب ان کو اس کی تردید میں مضمون بھیجے گئے۔ تو انہوں نے بغیر کسی تعویق کے فوراً شائع کر دئے لیکن ہمارا جاہل بے وقوف دشمن پیغام جس کی اس فرضی خط پر تو فوراً نظر پڑ گئی۔ جو کسی گمنام شخص نے جعلی نام کے ساتھ محض شرارت کی راہ سے لکھا۔ اور اس کو فخریہ اپنے کالموں میں شائع کرتے ہوئے اس کے بعض حصوں کو نمایاں بھی کیا۔ لیکن جب اس کی تردید میں دو مضمون الفضل میں اور دو ہی آفتاب میں شائع ہوئے۔ تو اس کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ اور وہ اس تردید کو نہ پڑھ سکا۔ حالانکہ اگر وہ متدین ہوتا۔ تو اس کا فرض تھا کہ اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح کے مضمون کو نقل کرتا جبکہ وہ شائع ہوا تھا۔ مگر ان ظالموں میں دیانت کہاں؟ جنکے نام نہاد امیر نے انجمن کا نوکر رہ کر ترجمہ کیا۔ لیکن جب نوکری چھوڑی۔ تو ترجمہ کو اپنا مال بنا لیا۔ آخر پیغام نے اس جھوٹی خبر کی تردید بھی کی تو ۶ جون کے پرچہ میں وہ بھی اس طرح کہ آفتاب میں جو ایک شخص کا مضمون بعنوان ... "مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے قطع تعلق" چھپا تھا" وہ ان کے کوئی مرید نہیں" اور اس بات کا اشارہ تک نہیں کہ خط ہی فرضی تھا اور جس قدر باتیں اسمیں درج تھیں۔ وہ سب جھوٹی نکلیں ◆

مصریوں اور شامیوں کا مسئلہ خلافت میں رویہ

مسلمانان ہند میں سے ایک طبقہ نے خلافت ترکیہ کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور آئندہ اس کے متعلق جو رویہ اختیار کرنے کا وہ تہیہ کر چکے ہیں۔ اس کی تشریح و توضیح کی چنداں ضرورت نہیں۔ لیکن مصر اور شام کے مسلمانوں کے نمائندوں نے اس مسئلہ میں جو خیالات و جذبات اور ارادے

ہیں۔ ان کا کسی قدر پتہ مسٹر معین الدین صاحب انصاری کے اس خط سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو مولوی عبد الباری صاحب کے نام انہوں نے لنڈن سے وفد خلافت ہند کی کارروائی کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"مصر کے زاغلول پاشا اور شام کے نوری پاشا سے وفد (خلافت ہند) کے لوگ (مسٹر محمد علی وغیرہ) فرانس میں ملے تھے۔ مگر زبانی ہمدردی سے زیادہ یہ لوگ خلافت کے مسئلہ میں بھی کسی طرح تیار نہیں پائے۔"

ان الفاظ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مصر اور شام کی سیاسی زندگی کے جو مسلمان روح رواں ہیں۔ ان کا رویہ خلافت ترکی کے متعلق کیا ہے۔ کیا دار الافتاء امرتسر سے اس بناء پر مصریوں اور شامیوں کے خلاف بھی فتویٰ کفر شائع ہو گا۔ اور ان کو بھی بائیکاٹ کرنے کی کوئی صورت نکالی جائیگی؟

کوئی تفسیر بھی اغلاط سے خالی نہیں

ہم ان لوگوں کو جو ہمارے مخالف مولویوں کی ہر ایک بات کو آیت و حدیث سے بڑھ کر سمجھا کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں میں پڑے رہتے ہیں کہ فلاں "مولانا" احمدیوں کے متعلق چونکہ یہ ارشاد فرماتے ہیں۔ لہذا احمدی واقعی کشتنی وگردن زدنی ہیں۔ ایک نہایت پتہ کی بات بتلاتے اور صحیح مشورہ دیتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اگر وہ اپنے مولویوں کی زبان اور قلم سے حق بات سننا چاہتے ہوں۔ تو ہمیشہ ان مضامین میں دیکھا کریں۔ جو ان کی ذات کے متعلق اعتراضات کے جواب میں ہوں۔ یا اس شخص یا جماعت کے متعلق نہوں۔ جس کے متعلق ان کی رائے معلوم کرنی ہو۔

ان مولویوں کا قاعدہ ہے۔ جس سے مولوی ثناء اللہ بھی باہر نہیں کہ جب یہ معقول دلیل پیش کرنے سے عاجز ہو جائیں۔ تو بحث کے دوران میں فرما دیا کرتے ہیں۔ کہ فلاں آیت کے معنے جو تم کرتے ہو غلط ہیں۔ کیونکہ کسی پہلے مفسر نے یہ نہیں لکھے۔ چنانچہ وفات مسیح کے مسئلہ میں غیر احمدی علماء کا یہ عام مسلک ہے۔ کہ جب ان سے جواب صحیح نہیں بن پڑتا۔ تو فرماتے ہیں۔ تفسیر والوں نے تو یہ نہیں لکھا سلف نے تو یہ نہیں فرمایا لہذا تمہارے یہ معنے غلط حالانکہ پہلے تفسیر کرنیوالے بھی انسان ہی ہوئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ محض انکی قدامت اور سلفیت کی بناء پر ان کی تفسیر کو صحیح سمجھ لیا جائے۔ اور اصل حقیقت کو نہ دیکھا جائے۔ مگر یہ تمام اور سیدھی بات وہ ہمارے مقابلہ میں سمجھنا نہیں چاہتے۔ مگر جب خود تفسیر کرنے بیٹھتے ہیں۔ تو اول تو کنوئیں کے مینڈک کی مانند کوئی بات ان کی سمجھ میں آتی ہی نہیں۔ اور اگر کوئی بات "استراق السمع" سے مل بھی جائے۔ یا خود بخود ہی کوئی نئی بات سوجھ جائے جو جدت کے باوجود "جس ہمہ مردار" کی مصداق ہو۔ تو فخریہ اس کو درج کر دیتے ہیں۔ اور جب اس پر اعتراض ہوں۔ تو اسوقت ان تفاسیر کی صحت کا انہیں ذرا خیال نہیں رہتا۔ جو ہمارے مقابلہ میں پیش کی جاتی ہیں۔ اس کی تازہ مثال مولوی ثناء اللہ نے پیش کی ہے کچھ عرصہ گذرا۔ انہوں نے ایک تفسیر لکھی تھی۔ جس کے متعلق فرقہ اہل حدیث کے علماء نے ہی ثابت کیا۔ کہ اس میں نہایت خطرناک اور دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والی غلطیاں ہیں۔ اور اس تفسیر کی سخت مخالفت کی۔ اب اگرچہ امتداد زمانہ کی وجہ سے مخالفت کا وہ زور شور نہیں سنا جاتا۔ تاہم کبھی کبھی آواز اٹھتی ہی رہتی ہے۔ چنانچہ ۱۴۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء کے اہل حدیث میں ایک صاحب نے انہی اغلاط کے متعلق مولوی ثناء اللہ سے استفسار کیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے لکھا۔ کہ

"میری تفسیر کیا کوئی تفسیر بھی غلطی بلکہ اغلاط سے خالی نہیں۔"

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر کی اغلاط کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کوئی تفسیر بھی ایسی نہیں جو اغلاط سے خالی ہو۔ اب جبکہ مولوی صاحب کی زبان سے بیساختہ حق بات نکل گئی ہے۔ تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جناب والا آپ کا یہ ارشاد انہی تفسیروں کے متعلق تو نہیں۔ جن پر ہمارے مقابلہ میں آپ اور آپکے ہمنوا ہمیشہ اڑے بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر انہی کے متعلق ہے تو پھر ہمارے دلائل بینہ کے مقابلہ میں ان تفسیروں کو کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ اور کیوں نہیں سمجھا جاتا کہ تفسیر والوں نے غلط بات پیش کی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مولوی صاحب اپنے ساتھیوں کو سمجھا دینگے کہ وہ ہر وقت تفسیر کے حوالوں کے پیچھے نہ پڑا کریں۔ بلکہ وہ معانی قرآن کے سمجھنے کے لئے دلائل اور معقولیت کو دیکھا کریں۔

سناتن دھرمیوں میں بیوہ کی شادی کا رواج

ہندو مذہب میں بیوہ کی شادی قطعاً منع ہے۔ اور اسکو بہت بڑا پاپ اور گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ ایک ایسا حکم ہے۔ کہ جس پر عمل کرکے ہندوؤں کو سخت سے سخت نقصان اٹھانے پڑے ہیں۔ لیکن وہ اس کے جوئے سے اپنے آپ کو آزاد کرنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ مگر مشہور ہے۔ تنگ آمد بجنگ آمد آخر ناکے وہ ان تکالیف اور مشکلات کو برداشت کرتے۔ ہندوؤں کے نئے فرقہ آریہ سماج نے مدت ہوئی کھلم کھلا اس کی خلاف ورزی کر رکھی ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اہل ہنود کے سب سے زیادہ اپنے مذہب کی قدیم روایات کی پابندی کرنیوالے گروہ سناتن دھرمیوں نے بھی بیوہ کی شادی کو رواج دینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اخبار آریہ گزٹ اپنے ۳ جون کے پرچہ میں لکھتا ہے

"موضع بھوپکے تحصیل بٹالہ میں پنڈت سوہن لال پٹواری کی لڑکی کا پنر وواہ (نکاح ثانی) سناتنی پنڈتوں نے ودھی پوربک کرایا۔ باقاعدہ برات آئی تھی۔"

اسکے متعلق آریہ گزٹ میں یہ ریمارک لکھا گیا ہے کہ:۔

"شکر ہے کہ ہمارے سناتنی بھائی اب اپنی خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنے لگے ہیں۔"

یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادی نہ کرنا اخلاقی اور تمدنی خرابیوں کا بہت بڑا موجب ہے۔ اور ضرور ہے کہ جسقدر جلد ہو سکے ان خرابیوں کے انسداد کی طرف توجہ کی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب ہندو مذہب بیوہ عورت کی شادی کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ تو ہندو صاحبان کس مذہبی لحاظ سے ان خرابیوں کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہو نا جو بیوگان کیوجہ سے رونما ہوتی رہتی ہیں۔ کہاں تک جائز ہے۔

اس موقعہ پر ہم یہ بھی کہدینا چاہتے ہیں کہ آریہ صاحبان گو کھلم کھلا بیوگان کی شادی کو رواج دے رہے ہیں۔ لیکن ہندو مذہب کی ہدایات کے علاوہ ان کے سوامی پنڈت دیانند صاحب نے بھی انکی اجازت نہیں دی ہے۔ بلکہ صاف الفاظ میں اس کو روکا ہے ہاں انکی بجائے نیوگ کی اجازت دی ہے۔ پس اگر سناتن دھرمی اصحاب کے لئے بیوگان کی شادی کرنے میں انکی مذہبی ممانعت حائل ہے تو آریہ صاحبان کو بھی یہی مشکل درپیش ہے۔ البتہ یہ الگ بات ہو کہ آریہ صاحبان اسکی پرواہ نہ کریں زیادہ ضد ہی دکھلائیں۔

اس قسم کے حالات سے ظاہر ہے کہ زمانہ کے حالات اور مشکلات

خطبہ جمعہ

اعتصام بحبل اللہ

ہر امر کا وزن کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ - مئی ۱۹۲۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

پچھلے خطبوں کا خلاصہ

میں نے پچھلے جمعوں میں دو باتیں اتحاد کے متعلق اصول اور گر کے طور پر قرآن کریم سے بیان کی ہیں جن کو مدنظر رکھنے سے اتحاد کی بنیاد مضبوط ہو سکتی ہے - اور اختلاف مٹ سکتا ہے - آج میں تیسرا گر جو قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے - بیان کرتا ہوں - پہلی دو تو باتیں حکمت کی باتیں ہیں - جن میں سے پہلی یہ ہے - کہ انسان کو کبھی اس طرح مامون نہیں ہونا چاہیئے - کہ وہ خیال کرے کہ وہ خطرے سے محفوظ ہے بلکہ مومن کی علامت ہے کہ وہ خطرے سے محفوظ ہو - لیکن پھر بھی اپنے کو خطرے سے محفوظ نہ سمجھے جب تک یہ نہ ہو مومن نہیں ٭

دوسری بات یہ ہے - کہ اختلاف کو دور کرنے کے لئے اختلاف کا وجود تسلیم کرنا ضروری ہے - یعنی یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اختلاف رہیگا ٭

اتحاد کیلئے تیسرا گر ہر معاملہ کی اہمیت پر غور کرو

آج میں تیسری بات بیان کرتا ہوں جس کے متعلق قرآن کریم سے ہی استدلال ہوتا ہے اگرچہ وہ چھوٹی سی بات سمجھی جائیگی - مگر بہت سی چھوٹی باتیں اپنے نتائج کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہیں - وہ اصل یہ ہے - کہ ہر معاملہ میں موازنہ کیا جائے - اور جو چیز جتنی ہو اس کو اتنا ہی درجہ دیا جائے - عام طور پر لوگوں کا خیال ہوتا ہے - کہ ایک بات کو سمجھتے ہیں - مگر حقیقت میں نہیں سمجھتے - ہندسوں میں چھوٹے بڑے کو خوب سمجھتے ہیں - کوئی نہیں جو دو کو چھوٹا اور ایک کو بڑا کہے - لیکن تعداد کو اگر جانے دیں تو عام طور پر لوگ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو لیتے اور بڑی کو ترک کر دیتے ہیں قرآن کریم نے شرع کی بنیاد بھی اس امر پر رکھی ہے - کہ وہ چیز اختیار کرو جس میں نفع زیادہ اور نقصان کم ہو - یہ کہنا کہ کوئی چیز مطلق نقصان دہ ہے - غلط ہے - گندی سے گندی چیز میں بھی کچھ نہ کچھ نفع ہوتا ہے - یہ علیحدہ بات ہے - کہ اس کے نفع کو نہ سمجھ سکتے ہوں - پس یہ حقیقت ہے - کہ بُری سے بُری چیز بھی قلیل سے قلیل نفع رکھتی ہے - مثلاً یہ بدیاں ہیں فسق و فجور ہیں - یہ تمام مضر اور نقصان دہ باتیں ہیں - مگر جیسا کہ خدا نے شراب اور جوئے کے متعلق فرمایا:- اثمہما اکبر من نفعہما - ان چیزوں میں بھی نقصان ہے لیکن ان کے اثرات جب ان کے مرتکبین پر ظاہر ہوتے ہیں - تو وہ دوسروں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہو جاتے ہیں - پس نفع و نقصان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے - اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے ہاں موازنہ رکھا ہے جس سے ظاہر کرتا ہے - کہ کتنی بھلائی ہے یا کتنی بُرائی ٭

چھوٹی بات کو ترک بڑی کو اختیار کرو

امن اور اتحاد کے لئے بڑی بات یہ ہے کہ ہر ایک چیز میں بُرائی اور بھلائی دیکھی جائے - جس میں زیادہ بھلائی ہو اسکو قبول اور دوسری کو ترک کر دیا جائے - بہت لوگ ہوتے ہیں - کہ اس بات کا اندازہ نہ کر کے ٹھوکر کھاتے ہیں - مثلاً ایک شخص نے دس روپیہ کسی سے لینے ہیں جو دیتا نہیں - اس طرح مقروض کا ایمان خراب ہوتا ہے - مگر جس شخص کا روپیہ واجب ہے - وہ اس سے مطالبہ کرنے میں حد سے تجاوز ہو جاتا ہے - اور دس روپیہ کی خاطر اتحاد و اتفاق کو قربان کر ڈالتا اور فساد کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے -

اب ظاہر ہے - کہ جب دس دس روپیہ کی خاطر فساد پڑنے لگیں - اور بڑھتے جائیں - تو اتحاد کا وجود نہیں رہ سکتا - اور سیاست تباہ ہو کر جماعت خاک میں مل جا سکتی ہے -

ایک کے حق کی خاطر دس کے حق کو قربان نہ کرو

پس تفرقہ پڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے - کہ لوگ اندازہ نہیں کرتے - کہ بڑی چیز کونسی ہے اور چھوٹی کونسی - ایسے موقعہ پر بعض لوگ کہا کرتے ہیں - ہم تو حق لینا چاہتے ہیں - اور بعض جو اس کے طرفدار ہوتے ہیں کہتے ہیں - کہ اس کا حق دلواتے ہیں - لیکن وہ اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں - کہ کہیں زید کا حق دلواتے ہیں بکر کا - خالد کا حق تو ضائع نہیں کرتے - اگر ایک شخص کا حق دلوانے میں سو کا حق ضائع ہوا - تو پھر ایک کا حق کوئی چیز نہیں - مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگ اس بات کو عموماً نہیں سمجھتے ٭

حق کی قسمیں ایک حق قربان کر دینے کے قابل ہوتا ہے

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حق بھی دو طرح کے ہوتے ہیں - ایک حق بمعنی صداقت دوسرے کسی کا مطالبہ یا لین دین - وہ حق جس کے معنے صداقت کے ہوتے ہیں - وہ تو ہر وقت اور ہر حال میں قابل اتباع ہوتا ہے - مگر پہلی قسم کے حق کی بسا اوقات قربانی بھی کرنی پڑتی ہے - میں دیکھتا ہوں کہ بعض دفعہ سمجھدار لوگ بھی اس بات کی پرواہ نہیں کرتے - اور آپس میں جھگڑتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ دو پارٹیاں ہو جاتی ہیں - جس سے جماعت کا اتحاد ضائع ہو جاتا ہے - اگر ایک شخص کسی کو گالی دیتا ہے - تو وہ اس کے بدلہ میں اسلام کو قربان کرنے سے نہیں بچتا - یا کہتا ہے فلاں چیز میرا حق تھی میری بجائے فلاں کو مل گئی - فلاں جھگڑے میں فلاں کی مدد کی گئی میری طرفداری نہ کی گئی ٭

مسلمانوں کی سیاست کسطرح مٹی

مسلمانوں کی سیاست اس طرح مٹی - سلطنت عباسیہ اسیطرح تباہ ہوئی - بادشاہ کو پتہ بھی نہ ہوتا کہ وزرا کی آپس میں تلواریں چل جاتیں - ایک کہتا فلاں عہدہ میرا حق ہے - دوسرا کہتا میرا - ایک دوسرے پر فتح پاتا اور خوش ہوتا - لیکن وہ نہیں سمجھتا تھا - کہ میری فتح میری آئندہ نسلوں کے لئے غلامی ثابت ہو گی - اور میری اولاد دشمنوں کی غلام ہو کر رہے گی - چنانچہ ان خانہ جنگیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنتیں تباہ ہو گئیں - اب ان فاتحوں کی اولاد غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے وہ لوگ وزارت کے لئے لڑتے اور حکومتوں اور عزتوں کیلئے ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوتے تھے جس کا نتیجہ اسلامی حکومتوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوا - تم میں سے بہت ہونگے جو ان وزرا کو بیوقوف کہیں گے - مگر درحقیقت وہ لوگ جو گورنریوں اور ملک کے بڑے بڑے عہدوں کے لئے لڑتے تھے اتنے بیوقوف نہ تھے - جتنے وہ لوگ ہیں جو چار چار پیسوں پر ایسی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں جن سے اتحاد ٹوٹ جائے مثلاً کہتے ہیں کہ ۹۳ روپیہ کی بجائے ۸۳ روپیہ کیوں دیئے گئے - اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ ان کی اس قسم کی باتیں اسلام کی ترقی کو مدتوں پیچھے ڈال دیتی ہیں - وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ وہ اسلامی عمارت کی ایک اینٹ ہیں - اگر وہ گر جائیں گے تو تمام عمارت پر اس کا اثر پڑے گا پس ایسے لوگ اسلام کی تباہی کے موجب ہوتے ہیں - اور اسلام کو ضعف جب آئیگا - تو خود وہ بھی تباہی سے نہیں بچ سکتے - پس وزراء عباسیہ نے اگر لڑائیاں کیں - تو حکومت کے لئے کیں - مگر یہاں تو کوئی حکومت نہیں - پھر لڑائی ہو تو کیوں - اگر ہو تو کیا وہ اچھے نتیجے پیدا کرے گی - اگر وہ لوگ ایسا نہ کرتے - تو مسلمانوں کو جو دن آج دیکھنا پڑا - نہ دیکھنا پڑتا ٭

اتحاد کے لئے اپنے حقوق کو قربان کرنا ضروری ہے

پس جماعت کی ترقی اتحاد سے ہوتی ہے اور اتحاد قائم رہتا ہے اپنی قربانیاں کرنے سے۔ اگر کوئی قربانی کرے تو جماعت کا اتحاد قائم رہیگا۔ اور جماعت کی برکت سے اس کے بھی بہت سے کام جو مشکل ہیں انجام پائینگے۔ لیکن اگر یہ قربانی نہیں کریگا۔ تو جماعت پر اس کا اثر پڑے گا۔ اور پھر اس کا اثر اس کی ذات پر بھی پڑیگا۔ جماعت کی عزت بڑھیگی۔ اس کی عزت میں بھی ترقی ہوگی۔ اور وہ عزت اور نفع جو جماعت کے ذریعہ حاصل ہو۔ بہت پائدار عزت اور دیرپا نفع ہو گا۔ جو لوگ اس گر کو سمجھتے ہیں۔ وہ ذاتی منافع کو نہایت خوشی سے جماعت کے فوائد پر قربان کر دیتے ہیں۔ مومن جو خدا کے لئے قربانی کرتا ہے۔ خدا اس کو اچھے سے اچھا بدلہ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص دس روپے خدا کے لئے قربان کردے۔ تو خدا اس کے لئے بہت سے فوائد پیدا کریگا۔ اگر ایک شخص کسی کے دس روپیہ دیتا ہے۔ اور وہ اسپر صبر کرتا ہے۔ اور کوئی ذلت خدا کیلئے اختیار کرتا ہے تو خدا اس کا نعم البدل دیتا۔ اور اس کے لئے حقیقی عزت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ ایسے شخص کا کوئی نقصان نہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ایک صحابی کو ایک شخص گالیاں دے رہا تھا۔ آنحضرت کھڑے دیکھ رہے تھے۔ اس صحابی نے بھی گالیوں کا جواب دینا شروع کیا تو آپ چلے گئے۔ وہ صحابی حضور کے پاس گئے۔ اور سبب دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب وہ شخص تمہیں گالیاں دے رہا تھا۔ اور تم خاموش تھے۔ اسوقت خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہاری طرف سے اس شخص کو جواب دے رہے تھے۔ لیکن جب تم نے جواب دینا شروع کیا۔ تو فرشتے چلے گئے۔ کہ اب یہ شخص خود جواب دینے لگ گیا۔

پس یہ جو جھگڑے ہوتے ہیں۔ ایمان کی کمی اور اسوہ سے ہوتے ہیں کہ اندازہ نہیں کیا جاتا کہ حق کا مطالبہ کہاں تک ہونا چاہیئے۔ حق کا مطالبہ کرو۔ جہانتک وہ اپنی حد میں رہے۔ لیکن اگر معاملہ و مطالبہ حد سے گذر گیا۔ تو پھر وہ ایک نئی صورت اختیار کر لیتا ہے جس کا اثر جماعت پر پڑتا ہے ✣

افراد کی عزت اُن کی جماعتوں کی عزت کے ساتھ ہے

یاد رکھو۔ اگر جماعت معزز ہو۔ تو اس کا ہر ایک فرد معزز ہوتا ہے لیکن اگر جماعت معزز نہ ہو تو اس کا کوئی فرد بھی درحقیقت معزز نہیں ہوتا۔ تم انگریزوں کو دیکھو۔ ان میں سے بہت سے ہیں کہ وہ اپنے وطن میں نہایت ذلیل اور کس مپرسی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ مگر وہ یہاں معزز ہیں۔ کیونکہ وہ ایک معزز قوم کے افراد ہیں۔ ان کی شہادت کی وہ قدر ہے۔ کہ تمہارے مال و دولت۔ علم و عقل ان کے مقابلہ میں کام نہیں آسکتے۔ صاف کہدیا جاتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتا ہے۔ یہ سچ ہے اسلئے کہ یہ ایک معزز قوم کا فرد ہے۔ دیکھو اگرچہ ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ لیکن بہت موقع پر اس کے افراد کی بوجہ جماعت کے عزت کی جاتی ہے۔

پس جماعت کا فائدہ ایسا فائدہ ہے۔ جو خود اس شخص کی طرف لوٹ کر آتا ہے۔ پس اس گر کو سمجھو اور قربانیاں کرو۔ اور ہر معاملہ میں اندازہ اور موازنہ سے کام لو۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اس بات کے سمجھنے کی توفیق دے۔ اور ان راہوں پر چلائے۔ جن سے ہم میں اتفاق پیدا ہو۔ اور ہماری نصرت فرمائے اور ہم میں قربانیوں کا احساس پیدا کرے جس سے سلسلہ کی بڑائی قائم ہو۔ اور ہمیں ایسی باتوں اور ان طریقوں سے بچائے جن سے سلسلہ کی عزت میں فرق آتا ہے ✣

تعدد ازدواج اور بائبل

یہ اظہر من الشمس ہے کہ بنی اسرائیل کو وہ شریعت صرف موسیٰ کی معرفت دیگئی تھی۔ یوحنا ۱/۱۷ موسیٰ کے بعد کوئی نبی بنی اسرائیل میں ایسا نہیں ہوا۔ جو شارع نبی ہو کر مبعوث ہوا ہو۔ بلکہ یشوع بن نون سے لیکر مسیح تک سارے انبیاء و خلفا شریعت موسوی کے متبع تھے۔ حتی کہ خود حضرت مسیح نے اپنے آپ کو یہودی ظاہر کرنے کے علاوہ اپنے آپ کو شریعت موسوی کا متبع بیان کیا۔ اور اس امر پر موجودہ ہر چہار اناجیل شاہد ہیں۔ چنانچہ انجیل متی میں جو سب سے زیادہ معتبر اور پرانی انجیل ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑیگا۔ اور یہی آدمیوں کو سکھائیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا۔ لیکن جو ان پر عمل کریگا۔ اور انکی تعلیم دیگا۔ وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیگا۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی۔ تو تم آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ متی ۵/۱۷ تا ۲۰ لوقا ۲۱/۲۵ و ۲۷ و ۱۶/۱۷ متی ۲۳/۳ و ۲۳/۲۳ وغیرہ ✣

مذکورہ حوالجات سے ظاہر ہوا۔ کہ مسیح بقول خود توریت کے نہ صرف مصدق ہی تھے۔ بلکہ اسپر عامل تھے۔ اور وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب تک آسمان و زمین نہ ٹل جاویں۔ توریت کا حکم تو درکنار ایک نقطہ یا شوشہ بھی توریت کا ٹل نہیں سکتا ✣

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی توریت کے کسی چھوٹے حکم کو بھی ٹالیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا۔

پھر آپ نے موسیٰ کی گدی کو بھی قابل تعظیم ٹھہرایا اور فرمایا۔ فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ جو کچھ وہ تمہیں بتائیں۔ سب عمل میں لاؤ۔ متی ۲۳/۲۔

غرضیکہ ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ مذکورہ آیات و حوالجات کی خود کوئی تشریح و تفسیر کریں۔ کیونکہ وہ خود اپنی آپ مفسر ہیں۔

اب جبکہ یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ مسیح ناصری تک موسیٰ کی شریعت کو کوئی منسوخ کرنیوالا نبی نہیں مبعوث ہوا۔ تو تعدد ازدواج کے متعلق ہم یہ دیکھیں گے۔ کہ توریت مقدس کی رو سے ایک سے زیادہ بیویاں کرنی جائز ہیں یا نہیں۔

پس واضح ہو کہ شریعت موسوی میں کثیر الازدواجی بوجہ احسن جائز ہے۔ چنانچہ توریت کی کتاب استثناء باب ۲۱ آیت ۱۵ میں یوں ہے۔

"اگر کسی مرد کی دو جوروں ہوں۔ اور ایک محبوبہ اور دوسری غیر محبوبہ ہو۔ اور محبوبہ اور غیر محبوبہ دونوں سے لڑکے ہوں اور پلوٹھا بیٹا غیر محبوبہ سے ہو۔ تو یوں ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹوں پر میراث کی تقسیم کرے۔ تو محبوبہ کے پلوٹھے بیٹے کو غیر محبوبہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پلوٹھا ہے۔ فوقیت نہ دے۔ بلکہ وہ غیر محبوبہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے دوگنا حصہ دیکر پلوٹھا ٹھہرا دے۔ کیونکہ وہ اس کی پہلی قوت کا ہے۔ اور پلوٹھے ہونے کا حق اسی کا ہے۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ از روئے توریت مقدس ایک سے زیادہ بیویاں جائز ہیں۔ اسی حکم کی بنا پر خود موسیٰ نے ایک سے زیادہ بیویاں کیں۔ چنانچہ پہلی بیوی حضرت موسیٰ کی رعوایل مدیان کے کاہن کی لڑکی صفورہ تھیں۔ خروج ۲/۲۱ اور دوسری بیوی موسیٰ کی ایک عورت کوشی تھیں۔ جن کا ذکر گنتی ۱۲/۱ تا ۱۶ میں مفصل طور پر آتا ہے۔ ہارون اور مریم نے اس کوشی عورت

کے سبب موسیٰ کا شکوہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ خدا کی نظر میں مقہور و مغضوب ٹھہرے۔ چنانچہ مریم برص زدہ ہو گئی۔ جو بعد میں موسیٰ کی دُعا سے صحت یاب ہو گئی۔

علاوہ ازیں موسیٰ کے بعد کے انبیاء و خلفاء بنی اسرائیل نے ایک سے زیادہ بیویاں کیں۔ مثال کے طور پر داؤد اور سلیمان کا ذکر پڑھو۔ مذکورہ بالا بحث سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ توریت مقدس کا حکم اور بنی اسرائیل کے انبیاء کا تعامل صاف طور پر کثیر الازدواجی کو جائز قرار دیتا ہے۔ پس مسیحی صاحبان جو اس مسئلہ کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ پہلے اپنے گھر کی اصلاح کریں۔ اور اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اول یہ کہ موجودہ توریت کو ناقابل اعتبار اور محرف و مبدل قرار دیکر سیاک دوش ہو جاویں۔ دوم۔ یہ کہ توریت کو منسوخ تسلیم کریں مگر موخر الذکر صورت ان کیلئے بالکل ناممکن ہے۔ جب تک کہ مسیح کے اقوال جو متی ۵ میں درج ہیں۔ انجیل متی سے نکال نہ دیے جاویں۔ دیکھئے عیسائی صاحبان کونسی صورت پسند کرتے ہیں۔

عبدالخالق نومسلم قادیان۔

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانیکے دن

۲۸۔ اپریل ۱۹۲۰ء کا اخبار ... لکھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جنگ عظیم کی تاریخ سے ۵ کے عدد اور اسکے ضربی اعداد کو خاص تعلق ہے ... یورپین لڑنیوالی قوموں اور امریکہ کے مجموعہ کا دوگنہ دس ہوتا ہے۔ برطانی بادشاہ کے نام کے ساتھ بھی پنجم لگا ہوا ہے۔ اور ترکی سلطان بھی جو زمانہ میں جنگ رہی۔ اپنے نام کے خامس تھے۔ جرمنی سے صلح نامہ کی باضابطہ تکمیل جنوری مہینہ کی دس تاریخ ہوئی۔ اب اگر مئی میں صلحنامہ مرتب ہو گیا۔ تو سال کا یہ پانچواں مہینہ ہوگا۔ اور مہینہ کی دس تاریخ ہوگی۔ صدی کا بیسواں سن ہوگا اور اتفاق سے صدی بھی بیسویں ہوگی۔ اور کچھ ایسا حساب لگایا ہے کہ دس تاریخ کو قمری مہینہ کی بیسویں ہوگی ..... جنتری کو دیکھا جاتا ہے تو چاندنی اور اندھیری راتوں کے جدول میں جنوری کو ۵ درجہ اندھیرا تھا۔ تو دس مئی کو ۵ درجہ چاندنی ہے ... ممکن ہے کہ جنگ اور صلح کے واقعات کو ۵ یا اسکی ضربات سے اور کچھ مناسبتیں بھی نکل آئیں" ؛

اس مضمون کو پڑھ کر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر یاد آ گیا۔ جسمیں آپنے پنج بار کا ذکر فرمایا۔ جس نظم میں حضرت اقدس نے اس زلزلہ (جنگ) کی خبر دی۔ جب مینے ان اشعار کو گنا تو یہ پانچواں شعر نکلا۔ اب ذیل میں پنج کا ایک اور حوالہ دیتا ہوں۔ آسمانی فیصلہ کے آخر میں ہندسوں والے الہام کو پڑھ کر یاد گار جنگ کی تاریخوں کو ملاحظہ کرو۔ ان ہندسوں سے پہلے پانچ گوشوں کی ایک شکل ہے۔ جس کی ایک لکیر باہر کی طرف نکلی ہوئی ہے۔ اس کے بعد جو اعداد ہیں۔ ان کی بھی پانچ سطریں ہیں۔ پہلی سطر میں سب سے پہلا عدد (۲۸) کا ہے۔ اور اس جنگ عظیم سے اسکا یہ تعلق کہ ۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو ولی عہد آسٹریا سراجیوو میں گولی سے مارا گیا۔ دوسری سطر میں ساتواں عدد ۲۸ کا ہے۔ اور ۱۹۱۴ء کے ساتویں مہینے کی ۲۸ تاریخ کو آسٹریا نے سرویا کے برخلاف اعلان جنگ کیا۔ گویا مہینہ اور جنگ کی ابتدائی تاریخ اس عدد میں بتائی گئی۔ ۲۸۔ اگست ۱۹۱۶ء اٹلی کا جرمنی اور رومانیہ کا آسٹریا سے اعلان جنگ اور جرمنی کا رومانیہ پر زبردست حملہ ۲۸۔ جون ۱۹۱۹ء جرمنی نے صلحنامہ پر دستخط کئے۔ دوسری سطر میں اٹھواں ہندسہ ۲۷ کا ہے اور ۱۹۱۶ء کے آٹھویں مہینہ کی ۲۷ تاریخ کو رومانیہ جنگ میں شامل ہوا۔ پہلی سطر میں پانچواں عدد بھی ۲۷ کا ہے اور ۱۹۱۸ء کے پانچویں مہینے کی ۲۷ تاریخ کو جرمنوں کا دوسرا جارحانہ حملہ شروع ہوا۔ تیسری سطر میں اٹھواں عدد ۱۴ ہے۔ اور ۱۹۱۷ء کے آٹھویں مہینے کی ۱۴ تاریخ کو چین کا جرمنی۔ آسٹریا ہنگری سے اعلان جنگ۔ ۱۴ تا ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء برطانیہ کلاں اور فرانس کا بلغاریہ کو اعلان جنگ۔ پہلی سطر میں آٹھواں عدد ۲ کا ہے۔ ۱۹۱۴ء کے آٹھویں مہینہ کی ۲ تاریخ جرمنی کا بلجیم سے آخری مطالبہ بر اتمام حجت۔ پہلی سطر میں ۲۶ کا ہندسہ ہے ۲۶ جون ۱۹۱۷ء کو امریکہ کی پہلی فوج کا فرانس میں داخلہ۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو اتحادیوں نے حلب پر قبضہ کیا۔ پہلی سطر میں (۱) کا عدد یکم اگست ۱۹۱۴ء جرمنی کا روس سے اعلان جنگ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء روسیوں کا بلغاریہ کو الٹی میٹم۔ پہلی سطر میں ۲۳ کا عدد ہے۔ اور ۲۳۔ اگست ۱۹۱۴ء جاپان کا جرمنی سے اعلان جنگ پہلی سطر میں ۱۵ کا ہندسہ بھی ہے۔ اور ۱۵ اپریل ۱۹۱۶ء آسٹریا و ہنگری کا پرتگال سے اعلان جنگ۔ نیز ۱۵۔ مارچ ۱۹۱۷ء زار تخت سے اُتارا گیا۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰ میں جہاں اس جنگ کی پیشگوئی اشعار میں درج ہے۔ صفحہ مذکورہ کے اشعار کا شمار کیا۔ تو پندرھواں شعر یہ لکھا ہوا پایا ؎

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس صفحہ میں "اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد" کے نیچے لکھا ہوا ہے "تاریخ امروزہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء" جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۵ کے عدد کو زار سے خاص تعلق تھا۔ یہاں ایک اور پیشگوئی کا ظاہر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۷ میں ہے "۔ مہدی با روم صلح امن کند و در بعض روایات آمدہ کہ مدت این صلح نہ سال باشد" واقعات نے جو اس صلح امن کا مطلب سمجھایا۔ وہ یہ کہ مہدی معہود نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جنگ یورپ کی پیشگوئی شائع کی۔ جسمیں زار کے زار ہونیکی خبر دیگئی اسکے نو سال کے بعد ۱۹۱۴ء میں جنگ چھڑ گئی۔ اور دنیا سے امن اٹھ گیا۔ جس سے نو سال کی روایت کا صحیح اور حضرت اقدس کا مہدی ہونا ثابت ہوا۔ چشمہ معرفت کے صفحہ ۸۲ میں حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔ "اسجگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اسکے صور ہوتے ہیں" اس حوالہ کو پڑھ کر سورہ طٰہٰ کے پانچویں رکوع کے خاتمہ پر جس نفخ صور کا بیان ہوا ہے اس میں غور کرو یہاں اس عظیم جنگ کا زمانہ بلکہ لڑنیوالی قوموں کا حلیہ بھی بتایا گیا ہے۔ عشراً۔ یوماً کا مطلب سمجھنے کے لئے مکاشفہ باب ۲۰ کا مطالعہ کرو۔ کیونکہ بیسویں صدی میں اس پیشگوئی کا ظہور ہوا۔ سورہ طٰہٰ بھی بیسویں سورہ ہے۔ اس رکوع ۵ کے اعداد کو دیکھو۔ بیسویں صدی عیسوی۔ چودھویں ہجری پانچ سالہ جنگ۔ ۱۵ کو زار جیسا مضبوط پہاڑ اڑا دیا گیا۔ ۱۵۔ مئی ۱۹۱۷ء کو روسی سپاہیوں کی فراری۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء روسی جمہوریت۔ پہلی سطر میں بارہواں عدد ۱۵ کا ہے۔ اور ۱۹۱۷ء کے بارہویں مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو روس اور جرمنی کے درمیان عارضی صلح ہوئی۔ دوسری سطر میں گیارہواں اور چوتھی میں نواں عدد ۱۱ کا ہے۔ ۱۱ مارچ ۱۹۱۷ء کو برطانوی افواج کا بغداد میں داخلہ ہوا۔ اور ۱۹۱۸ء کے گیارہویں مہینے

کی ۱۱ تاریخ ۱۱ بجے عارضی شرائط صلح منظور کی گئیں - ۱۱ - مئی ۱۹۰۶ء کے الہام میں کشتیاں چلنے اور ۱۳ - مارچ ۱۹۰۷ء کے الہام میں کشتی ٹھہرنے کی پیشگوئی ہے - چوتھی سطر میں ایک عدد ۱۷ کا ہے ۱۷ - اگست ۱۹۱۴ء برطانوی فوج کا فرانس کی سرزمین میں نزول ہوا - ۱۶ - ۱۷ - فروری ۱۹۱۶ء روسیوں کا ارض روم میں داخلہ ۱۶ - جولائی ۱۹۱۸ء کو زار کا ٹیرن برگ میں زار کو گولی سے مارا گیا - دوسری سطر میں پانچواں عدد ۱۰ کا ہے - ۱۰ - اکتوبر ۱۹۱۶ء یونان کو اتحادیوں کا الٹی میٹم - ۱۰ - نومبر ۱۹۱۸ء قیصر کا ہالینڈ کی طرف بھاگنا ۱۰ - ۱۹۲۰ء کے پانچویں مہینے کی ۱۰ تاریخ کا ترکی کیلئے مقرر ہونا کہ عہد نامہ صلح پر دستخط کرے - ۱۰ - مئی ۱۹۰۵ء اور ۱۰ - فروری ۱۹۰۷ء کے الہام اور ۱۱ - مارچ ۱۹۰۷ء کا الہام بھی قابل غور ہیں - پانچویں سطر میں سب سے آخر ۱۷ کا عدد ہے - جنگ یورپ سے جو اس کو مناسبت ہے اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں - انا اعتدنا للظالمین کے مطابق اس کی حقیقت اپنے وقت پر ظاہر ہوگی۔

الغرض یہ وہ پنجہ ہے - جس کی نسبت روایات میں آیا ہے - کہ مہدی کے زمانہ میں پہلے آسمان سے آواز آئیگی پھر اس کے بعد ایک پنجہ ظاہر ہوگا - جو مہدی کی بیعت کی طرف اشارہ کریگا - (دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۶ و صفحہ ۳۶۶) پس مبارک وہ جو آسمانی فیصلے کے صفحہ آسمان پر اس پنجہ کی پیشگوئی پڑھ کر مہدی کی طرف رجوع کرے۔

کرم داد از دولمیال

مدرسہ احمدیہ کے متعلق ایک ضروری بات

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے ایک تحریک الفضل میں میں نے شائع کی تھی - جس کے بعد سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بھی ایک مطبوعہ چٹھی ارسال کی تھی - جس میں اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے چند تجاویز تھیں - لیکن ابھی تک سوائے دو تین کے باقی دوستوں کا جواب موصول نہیں ہوا - جس کا شدید انتظار ہے امید ہے - سکرٹری صاحبان ان تجاویز کو کامیاب بنانے کے لئے پوری سعی سے کام لینگے - اللہ تعالیٰ قوم کو بھی توفیق دے - کہ وہ مدرسہ احمدیہ کی اہمیت کو سمجھیں - اور علماء کی ضرورت کو محسوس کریں - اور جلد اپنے لڑکے اس میں بھیجنا شروع کر دیں - اس تحریک اور مطبوعہ چٹھی کے علاوہ ایک چٹھی میں نے بعض خاص دوستوں کی خدمت میں بھیجی تھی - کہ وہ ان غریب طلباء کیلئے کچھ مستقل ماہوار وظیفہ مقرر کریں - جو خود خرچ برداشت نہیں کر سکتے ہیں - اور نہ انجمن میں ان کیلئے گنجایش ہے - لیکن دینی تعلیم حاصل کرنے کا انہیں بہت شوق ہے - میری آواز پر اسوقت تک جن دوستوں نے لبیک کہا ہے - ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں :-

نام	رقم موجودہ ماہوار
(۱) شیخ محمد ابراہیم صاحب سوداگر چرم لاہور	صہ ر
(۲) شیخ فضل کریم صاحب مہتمم خزانہ عامرہ سرکار عالی حیدر آباد دکن	عہ ر
(۳) جناب خان صاحب غلام محمد خان گلگت	عہ ر
(۴) بابو سراج الدین صاحب اسٹیشن ماسٹر ایمن آباد	سے ر
(۵) شیخ یعقوب علی صاحب	عہ سالانہ

اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے اموال میں برکت دے - اور انہیں انکی تمام نیک خواہشوں میں فائز المرام کرے - اور دیگر دوستوں کے سینوں کو بھی اسمیں حصہ لینے کے لئے کھولدے - آمین - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسجگہ اس چٹھی کو بھی شائع کر دوں تاکہ وہ تمام احباب بھی اس ثواب سے محروم نہ رہیں - جو اپنے اندر ایسے عظیم الشان نیک کاموں میں شریک ہونے کی طاقت اور جوش رکھتے ہیں لیکن میں بسبب عدم واقفیت پتہ وغیرہ ان کے نام پر چٹھی ارسال نہیں کر سکا چٹھی کے درج کرنے سے پہلے اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض دوستوں کو اس چٹھی سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے کہ ضرور پورا پورا وظیفہ یعنی بارہ روپیہ ماہوار ہی دینا ہوگا - جیسا کہ ان کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے - یہ درست نہیں - بلکہ حسب توفیق جسقدر کوئی دے خوشی سے قبول کیا جائیگا - حتیٰ کہ اگر کوئی ایک روپیہ ماہوار بھی دینا چاہے - تو دے سکتا ہے - مگر مستقل ہو - چنانچہ خود اس چٹھی کے آخری فقرہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے - اور وہ چٹھی یہ ہے :-

ایہا الاخوان الکرام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پانے کے لئے بہت سے طالب علم ایسے آتے ہیں - جو بسبب غربت اپنا خرچ برداشت نہیں کر سکتے - اور ادہر انجمن بھی بوجہ عدم گنجایش ان کی خواہش کو پورا نہیں کر سکتی اس لئے وہ مایوس ہوکر واپس چلے جاتے ہیں۔

ہماری جماعت میں جسقدر علماء کی ضرورت ہے - وہ آپ سے مخفی نہیں - اس لئے میں نے مناسب سمجھا - کہ بعض خاص دوستوں کی خدمت میں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے رزق میں کشایش عطا کی ہے - اور اسقدر توفیق دی ہے - کہ وہ ایسے طالب علموں میں بعض کا خرچ برداشت کر سکیں - تحریک کروں - اور انکی توجہ کو اس طرف مبذول کر دوں - کہ وہ کم از کم ایک طالب علم کیلئے ماہوار مستقل وظیفہ مقرر کریں جو کم از کم عہ ۱۲ روپیہ ہو۔

میں جناب کو بھی اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا وارث پاکر جناب کی خدمت میں گذارش کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ جناب اس کار خیر میں حصہ لیکر ہمیں شکر گذاری کا موقعہ دیویں - اور عند اللہ بھی ماجور ہوں۔

ہر ایک مومن کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسے اعمال اپنے پیچھے چھوڑے - جو اس کے لئے صدقہ جاریہ ہوں پس یہ خواہش بھی بوجہ احسن اس طریق سے پوری ہو سکتی ہے -

علماء کے تیار کرنے میں مدد دینا بڑی نیکی کا کام ہے - علماء ربانی دنیا کے لئے نور ہوتے ہیں - وہ نور ہدایت پھیلانے کا وحید ذریعہ ہوتے ہیں - پس جس قدر بھی ہدایت ان کے ذریعہ سے پھیلتی رہیگی - اور جسقدر بھی لوگ ان کی تعلیم سے دین حق کو قبول کرتے رہینگے - اور پھر ان سے مستفیض ہوئے ہوئے لوگ جس قدر دنیا کو فیض پہنچاتے رہینگے - ان سب کے ثواب میں آپ بھی شریک ہونگے - اور یہ سلسلہ قیامت تک چل سکتا ہے - پس میں یقین کرتا ہوں - کہ آپ اس عظیم الشان کار خیر میں شریک ہونے میں فراخدلی سے کام لینگے - اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے - اور آپ کے اموال میں برکت ڈالے - خدا کی راہ میں دیا ہوا مال بڑھتا ہے - کم نہیں ہوتا - اور اگر کسی وجہ سے اسقدر رقم جناب ادا نہ کر سکیں تو جسقدر بھی رقم دیں شکریہ سے قبول کی جائیگی - والسلام

خاکسار

عبدالرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

قادیان دارالامان

✱ خالفصاحب آجکل قادیان میں ہی تشریف رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کیونکہ میں آجکل نصف تنخواہ پر رخصت پر ہوں اس لئے رخصت کے ایام تک یعنی چھ روپیہ یعنی نصف وظیفہ دیتا رہوں گا - بعد ازاں پورا وظیفہ یعنی بارہ روپے دونگا - چونکہ چھ روپے کی رقم صرف تھوڑے عرصہ کیلئے ہے - اس لئے میں نے ان کا اصل وظیفہ ہی دکھلا دیا ہے۔

نمبر	نام انجمن یا جماعت	وصولی چندہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء تک	وصولی چندہ ۷ مارچ تا ۳۱ مارچ	میزان
		پائی - آنہ - روپیہ	پائی - آنہ - روپیہ	پائی - آنہ - روپیہ
۱۷۲	انجمن مستونگ بلوچستان		۲۲-۸-۰	۲۲-۸-۰
۱۷۳	بذریعہ افراد	۲۶۵-۰-۰	۶-۰-۰	۲۷۱-۰-۰
۱۷۴	انجمن بمبئی	۱۴۷-۱۲-۰	۷-۰-۰	۱۵۴-۱۲-۰
۱۷۵	از پونہ	-	۲۰-۰-۰	۲۰-۰-۰
۱۷۶	بذریعہ افراد	۲۶۵-۰-۰	-	۲۶۵-۰-۰
۱۷۷	انجمن بندہ پور کشمیر	۲۵-۰-۰	-	۲۵-۰-۰
۱۷۸	" یاڑی پور "	۱۰۵-۰-۰	-	۱۰۵-۰-۰
۱۷۹	" ناسنور "	۱۳۰-۰-۰	-	۱۳۰-۰-۰
۱۸۰	" گلگت "	-	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۱۸۱	" جموں "	۵۰-۰-۰	-	۵۰-۰-۰
۱۸۲	" پونچھ "	۴۰-۰-۰	-	۴۰-۰-۰
۱۸۳	بذریعہ افراد	۱۱-۸-۰	-	۱۱-۸-۰
۱۸۴	انجمن صرح ضلع جالندھر	۱۰۱-۵-۰	۴-۰-۰	۱۰۵-۵-۰
۱۸۵	" کریام "	۱۲-۲-۰	۶۹-۴-۰	۸۱-۸-۰
۱۸۶	" راہوں "	۵۵-۱-۰	۱۸-۰-۰	۷۳-۱-۰
۱۸۷	" جنگہ "	۱۰-۰-۰	۱۸۲-۸-۶	۱۹۲-۸-۶
۱۸۸	" ملسیاں "	۵-۰-۰	-	۵-۰-۰
۱۸۹	" اوڑ "	-	۱۱-۰-۰	۱۱-۰-۰
۱۹۰	" کریم پور "	-	۱۰-۳-۳	۱۰-۳-۳
۱۹۱	بذریعہ افراد	۱۰۶-۱۱-۰	۵-۰-۰	۱۱۱-۱۱-۰
۱۹۲	انجمن گگوئی - برما	۱۳۰-۰-۰	-	۱۳۰-۰-۰
۱۹۳	" تھاٹن - "	۵-۰-۰	۲۱-۰-۰	۲۶-۰-۰
۱۹۴	" پامینتھن "	-	۳۰-۰-۰	۳۰-۰-۰
۱۹۵	" رنگون "	-	۱۰۰۰-۰-۰	۱۰۰۰-۰-۰
۱۹۶	" منی پور آسام	۱۴-۸-۰	-	۱۴-۸-۰
۱۹۷	" پورٹ بلیر	۱۰-۰-۰	۵-۰-۰	۱۵-۰-۰
۱۹۸	" ہانگ کانگ چین	-	۲۰ پونڈ	۲۰ پونڈ
۱۹۹	" جے پور	۳۱-۰-۰	۵۰-۰-۰	۸۱-۰-۰
۲۰۰	" جودھ پور	۳۰-۰-۰	-	۳۰-۰-۰
۲۰۱	" بھوپال	-	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۲۰۲	بذریعہ افراد	۵۷-۸-۰	۵۰-۰-۰	۱۰۷-۸-۰
۲۰۳	انجمن مالابار	۶۵-۰-۰	۱۲۵-۱۳-۰	۱۹۰-۱۳-۰
۲۰۴	انجمن افغانستان رگمی	۲۶-۰-۰		۲۶-۰-۰
۲۰۵	" بصرہ } عراق عرب	-	۷۰۰-۸-۰	۷۰۰-۸-۰
۲۰۶	" بغداد	-	۲۶۳-۰-۰	۲۶۳-۰-۰
۲۰۷	بذریعہ افراد	۲۰-۰-۰	۱۲۵-۰-۰	۱۴۵-۰-۰
۲۰۸	انجمن بوشہر ایران	۱۰-۰-۰	۵۰-۱۱-۰	۶۰-۱۱-۰
۲۰۹	از مصر	-	۱۵-۰-۰	۱۵-۰-۰
۲۱۰	بطور متفرق	۲۲۱۲-۷-۰	۳۵۲-۱۱-۰	۲۵۶۵-۲-۰

کل میزان ۶۵۵۴۸-۰-۰
£ ۵۹۰

یہ حساب آخر مارچ سنہ ۱۹۲۰ء تک کا ہے ۔

جہازات برائے عازمان حج

بمبئی سے جدہ تک حاجیوں کیلئے

جہاز "جدہ" - ۴۶۸۳ ٹن - بمبئی سے قریب ۱۲ جون سنہ ۱۹۲۰ء کے روانہ ہوگا
جہاز "دارا" - ۴۹۲۲ ٹن " " " ۲۵ جون ۲۰ء " "
جہاز "اکبر" - ۴۵۷۳ ٹن کراچی " " ۲۵ جون سنہ ۲۰ء " "
جہاز "ہمایوں" - ۴۵۱۳ ٹن بمبئی " " ۱۰ جولائی سنہ ۲۰ء " "
جہاز "نورانی" - ۴۴۳۲ ٹن " " " ۱۵ جولائی سنہ ۲۰ء " "
جہاز "حجاز" - ۳۸۷۶ ٹن کراچی " " ۲۰ جولائی سنہ ۲۰ء " "
جہاز "اکبر" - ۴۵۷۳ ٹن بمبئی " " ۳۱ جولائی سنہ ۲۰ء " "
جہاز "جدہ" - ۴۶۸۳ ٹن " " " ۲ اگست سنہ ۲۰ء " "
جہاز "دارا" - ۴۹۲۲ ٹن " " " ۴ اگست سنہ ۲۰ء " "

شرح کرایہ

درجہ اول - آمد و رفت - بلا خوراک - چار سو روپیہ
درجہ دوم - " - " تین سو پچاس روپیہ
سیلون فلور - " " دو سو پچھتر روپیہ
ڈک (تختہ جہاز) " " ایک سو پچیس روپیہ

(نوٹ) ایک طرف کی ٹکٹ صرف انہیں لوگوں کو دیا جائیگا جو محکمہ حج کو اس کا اطمینان دلا سکینگے ۔ کہ وہ واپسی کا ارادہ نہیں رکھتے ۔ ایک طرف کا کرایہ اسی روپیہ بلا خوراک ہوگا
مزید حالات حسب ذیل پتے سے حاصل ہو سکتے ہیں ۔ ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ مینیجنگ ایجنٹس [illegible] بمبئی ۔

ممالکِ غیر کی خبریں

اسلامبول کی فتح و شکست

افغانی معاصر "اتحاد مشرقی" اور رمضان کی ... اشاعت میں لکھتا ہے کہ کچھ دن ہوئے۔ انور پاشا نے بحیرۂ مورا پر قبضہ کر کے دو انگریزی جہاز غرق کر دئے۔ اور پھر قسطنطنیہ کے نواح میں جا پڑے۔ جہاں شدید جنگ میں انگریزی فوج کو شکست ہوئی۔ ۸ گھنٹے تک انور پاشا قسطنطنیہ پر قابض رہے۔ پھر انگریزی کمک پہنچ گئی۔ اور انور پاشا پسپا ہو کر اناطولیہ واپس چلے گئے۔

عراق عرب میں قومی حکومت

حضور ملک معظم کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ تاوقتیکہ عراق عرب کے آزادی نظام آئینی کا مسئلہ ایک مجلس وضع قوانین میں پیش نہ کیا جائے اسوقت تک ہماری خواہش ہے کہ ایک عرب پریزیڈنٹ کے ماتحت ایک کونسل آف سٹیٹ قائم کر دیں۔

ٹرکی کو مزید مہلت

لنڈن ۸ ـ جون قسطنطنیہ دول متحدہ کے ہائی کمشنروں نے باب عالی کو اطلاع دی ہے کہ مجلس صلح نے شرائط صلح پر غور کرنے کے لئے دو ہفتہ کی مزید مہلت دی ہے

صیغہ جنگ کا ہفتہ وار تبصرۂ جنگ

سائبیریا میں جاپانی روسیوں کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ خلیج کیسپین سے اور دریائے امور کے بہاؤ کے رخ ایک مرکزی حرکت کرتے ہوئے جھیل کسی کے شمال میں خندق زن ہو گئے۔ روسی مورچوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔ عراق عرب میں حملہ آوروں کو نقصان پہنچنے کے باعث لوٹ مار کی کارروائیاں دریائے فرات پر بند ہو گئی ہیں۔ شام میں فرانسیسی دستہ علاقہ ظاہر میں متالیوں کے خلاف فوجی کارروائی کر رہے ہیں۔ جنہوں نے ستر عیسائی قتل کئے۔ غلطی سے برطانی علاقہ پر گولہ باری ہوئی۔ فرانسیسی کمانڈر نے آیندہ ایسی غلطی نہ ہونے کا وعدہ کیا ہے۔

ڈیڑھ سو برطانی ہوائی جہازوں کی تباہی

لنڈن ۱۲ ـ جون ـ تازہ ترین نمونے کے ڈیڑھ سو ہوائی جہاز آتش زدگی سے تباہ ہو گئے۔ یہ جہاز کرینول کے مدرسہ ہوا بازی کے شیڈ میں رکھے ہوئے تھے۔ نقصان کا اندازہ ڈھائی لاکھ پونڈ کیا گیا۔ آتش زدگی کی وجہ تا حال معلوم نہیں ہوئی۔

جرمنی کا فرانس سے مطالبہ

لنڈن ۱۲ ـ جون ـ جرمنی حکومت فرانس سے ساڑھے بانوے کروڑ مارک اس نقصان کے عوض میں طلب کرتے ہیں۔ جو ضلع نین میں فرانسیسی قبضہ کے باعث پہنچا۔

سردار نصر اللہ خان کا قتل

پہلے خبر شائع ہوئی تھی کہ سردار نصر اللہ خان برادر امیر حبیب اللہ خان ایک ماہ بیمار رہ کر فوت ہوئے۔ مگر اب شملہ کی خبر ہے کہ سردار موصوف کے قتل کئے جانے کی خبر گرم ہے۔

جنرل ڈائر کا مزید تحریری بیان

لنڈن ۸ ـ جون ـ دار العوام میں مسٹر روبرٹ گوائن کو جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے سفارش کی تھی کہ جنرل ڈائر کو محکمہ فوج سے سبکدوش کر دیا جائے۔ ڈائر نے درخواست کی ہے کہ اسے مزید بیان دینے کی اجازت دیجائے اور آرمی کونسل (مجلس حربیہ) نے ایک جلسہ کر کے فیصلہ کیا ہے کہ ڈائر کو مزید تحریری بیان داخل کرنے کی اجازت ملنی چاہیئے۔

عالمگیر یہودی کانفرنس

یہودیوں کی ایک عالمگیر کانفرنس ۴ جولائی لنڈن میں منعقد ہو گی جو فلسطین میں یہودیت کے متعلق بحث کریگی۔ اور تمام دنیا کے یہودیوں سے دو کروڑ پچاس لاکھ پونڈ جمع کرنیکی درخواست کریگی ٭

ٹرکی کی طرف سے خاموش مقابلہ

ولایت میں خیال کیا جاتا ہے کہ اگر شرائط صلح میں ترمیم نہ کی گئی۔ تو ممکن ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی خاموش مقابلہ پر اتر آئے۔

ہندوستان کی خبریں

ریلوے ہڑتال کا خاتمہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ہڑتال جس کا مرکز لاہور تھا۔ ۱۰ مئی کو ختم ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ حکام ریلوے نے چھ ماہ کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے یونین کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور مزدوروں کے شرائط کو بھی بہت حد تک مان لیا ہے

ایک سازش کا انکشاف

لکھنوی معاصر ہمدم لکھتا ہے کہ جہاد کی تحریک کے متعلق ایک چھپا ہوا اشتہار مولوی ظفر الملک صاحب کے ہاں کام کرنیوالے ایک کاتب کے گھر سے دستیاب ہوا۔ جس پر چند علماء کے نام درج تھے جس سے مقصود ان کو مصیبت میں مبتلا کرنا تھا ٭

مسٹر ظفر علیخان اور انکے بیٹے کا وظیفہ بند

مسٹر ظفر علی خان "نقاش" ایڈیٹر زمیندار کو حضور نظام دکن سے ترجمہ کتب کے ... سو پچیس اور ان کے بیٹے کو محض دعاگوئی کے دو سو روپیہ ماہوار ملتے تھے۔ اب ایک فرمان خاص کے ذریعہ بوجہ پولٹیکل معاملات میں حصہ لینے اور ترجمہ کے کام میں سستی کرنے کے یہ دونوں وظیفے بند کر دئے جانے کا حکم دیا گیا ہے ٭

عازمان حج میں دبائے ہیضہ

جولوگ بعزم حج بیت اللہ بمبئی میں مقیم ہیں۔ ان میں شدت سے ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ مسٹر شوکت علی لوگوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ فی الحال عزم مبئی کو ملتوی کر دیں ٭

مولوی محمود الحسن صاحب کی آمد

مولوی محمود الحسن صاحب چھ سال کی نظربندی کے بعد ۸ جون کو بذریعہ جہاز لوٹ کر آئے ساحل بمبئی پر اترے۔

مسوری میں افغان کانفرنس

مسوری کی خبر ہے کہ ۶ جون کی صبح کو پھر افغانی کانفرنس نے اجلاس کیا۔ وفد کے تمام ممبر حاضر تھے۔ اس ہفتہ کے دوران میں دیگر جلسوں کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

ہندوستان کی طرف سے اظہار عقیدت

ہز اکسلنسی وائسرائے نے اپنی طرف سے اور نیز ملک ہندوستان کی طرف سے حضور ملک معظم کی خدمت میں بذریعہ تار جو بھیجی کی سالگرہ کی تقریب پر اظہار مبارکباد کیا تھا۔ اور ہندوستان کی طرف سے ہواخواہی کا اظہار کیا تھا۔ حضور ملک معظم نے ہز اکسلنسی وائسرائے کا شکریہ ادا کیا ہے ٭

اچھوت ذاتوں کی کانفرنس

اچھوت ذاتوں کی ایک آل انڈیا کانفرنس ناگپور میں منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر گنگا دھر چٹنویس نے صدارت فرمائی۔ ایک مقرر نے جو ذات کے چمار تھے۔ اپنی تقریر میں مسٹر تلک کے اخبار کیسری کے حوالہ سے ہندوستان کے عمائدین کی اس حرکت پر اظہار ناراضگی کیا۔ جو وہ اچھوت ذاتوں کے متعلق عمل میں لاتے ہیں۔

ایک مہینہ میں ڈکیتی کی چھیانوے وارداتیں

کلکتہ ۸ جون خبر ہے کہ مئی کے مہینہ میں بنگال میں ڈکیتی کی چھیانوے وارداتیں ہوئیں ٭

خلافت کمیٹی سے استعفاء

سید اقبال حسین صاحب مختار جائنٹ سیکرٹری خلافت کمیٹی امروہہ نے کمیٹی سے اس بناء پر استعفاء دیدیا کہ سنٹرل خلافت کمیٹی نے ترک امداد عمل کی

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن ... پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل قادیان شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسجد احمدیہ لنڈن کا چندہ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل میں اخبار الفضل جلد ۷ نمبر ۷۳ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۰ء میں ابتدا سے ۶ مارچ ۱۹۲۰ء تک کے چندہ احمدیہ مسجد لنڈن کی مفصل رپورٹ شائع کر چکا ہوں۔ اب ۷ مارچ ۱۹۲۰ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۲۰ء کی رپورٹ شائع کیجاتی ہے۔ ذیل کے نقشہ میں پہلی شائع شدہ میزان جو ہر اکر ۳۱ مارچ تک جسقدر چندہ وصول ہو چکا ہے۔ اسکی ساری میزان شائع کیجاتی ہے۔ مزید برآں ذیل کے نوٹ احباب مدنظر رکھیں

(۱) گذشتہ رپورٹ میں دکھایا گیا تھا۔ کہ علاقہ کشمیر اور اضلاع سیالکوٹ۔ لائلپور ہوشیارپور۔ جالندھر۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ اور جہلم کی انجمنوں نے وصولی چندہ میں کم توجہ سے کام لیا ہے۔ اس نوٹ کی تعمیل میں علاقہ کشمیر میں حاجی عمر ڈار مرحوم کے پسران نے اس کار خیر میں سبقت سے کام لیا ہے۔ وہ یہ کہ اپنی جائداد کا ایک حصہ قیمتی سولہ سو روپیہ عطا فرمایا ہے۔

باقی انجمنوں نے جو اس علاقہ میں ہیں۔ مطلق توجہ سے کام نہیں لیا۔ ضلع لائلپور میں توجہ کیگئی ہے۔ اور ان ۲۳ رقوم کے عرصہ میں ساڑھے چار سو روپیہ بھیجا ہے مگر اس ضلع میں بھی بعض انجمنوں نے جیسا کہ نقشہ ظاہر کرتا ہے۔ پہلی رپورٹ کے بعد ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ ضلع سیالکوٹ میں کافی توجہ ہو کر ان ایام میں پہلی رقم کے برابر چندہ بھیجا ہے۔ یعنی ساڑھے اکیس سو روپیہ۔ اور یہ رقم علی الخصوص اس حالت میں کہ انہی ایام میں اس ضلع کی جماعتوں و انجمنوں پر حضرت خلیفۃ المسیح کے وہاں تشریف لے جانے کے باعث بہت سے خرچ کا بوجھ پڑا۔ قابل ذکر و شکریہ ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ ضلع گوجرانوالہ سے ۲۱۴ روپیہ اور آیا۔ اور اس طرح پر توجہ ہوئی۔ مگر اس ضلع میں بھی بہت انجمنیں آپ ایسی دیکھینگے جنہوں نے ایک حبہ تک بھی نہیں بھیجا۔ ضلع گجرات سے دو سو کے قریب رقم آئی۔ مگر گیارہ انجمنوں کی رفتار ترقی کے خانہ میں آپ صفر دیکھیں گے۔ ضلع جہلم میں انجمن جہلم قابل ذکر ہے۔ کہ اسنے دوبارہ ۲۱۷ روپے بھیجے۔ اور باقی کل ضلع سے دس روپیہ پہنچے۔ لیکن باقی چار نے مطلق توجہ نہ کی۔ ضلع ہوشیارپور سے ساری رقم ایک سو گیارہ آئی۔ اور اس میں جماعت سڑوعہ اور بیرم پور نے خاص توجہ کی ہے۔ لیکن ہر انجمنوں نے مطلق توجہ نہیں کی۔ اور دو نے برائے نام چندہ بھیجا ہے۔ ضلع جالندھر میں انجمن ملسیاں نے بیداری سے کام نہیں لیا۔ باقی ساری انجمنوں سے کم و بیش چندہ آیا ہے۔ مگر سب سے زیادہ انجمن بنگہ نے اور دوسرے درجہ پر انجمن کریام نے حصہ لیا ہے انجمن صریح نے کم حصہ لیا ہے۔ پس جہاں میں ان انجمنوں و احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے توجہ کی۔ یا کم و بیش رقوم ارسال کی ہیں۔ وہاں مجھے ان احباب یا جماعتوں پر افسوس ہے۔ جنہوں نے مطلق توجہ نہیں کی۔ برادران یہ کام تو ہو کر ہی رہیگا۔ آپ لوگوں کے حصہ میں تو مفت کا ثواب ہی ہے۔ سو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مبارک ہیں وہ جو کفرستان میں اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے اور وہاں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنے میں حصہ لیں۔ ایک وقت آئیگا۔ جب یہ کام ہو چکیگا۔ اور کوئی صاحب چندہ دینا چاہینگے۔ تو جواب ملیگا۔ کہ یہ کام تو خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے۔ اب انتظار کریں کہ کوئی اور کام شروع ہو اور آپ حصہ لے سکیں۔ مگر اس وقت محض ثواب کیلئے پکار پکار کر کہا جا رہا ہے کہ حصہ لو۔ آپ اس سے پہلے اخبار میں پڑھ چکے ہوئے ہیں۔ کہ صرف ایک ہی شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور درخواست دی تھی کہ کل خرچ مسجد کا اس سے منظور کیا جاوے۔ مگر حضرت نے اس بناء پر کہ ساری جماعت اس کار خیر سے محروم نہ رہے۔ اسکی درخواست کو نامنظور کیا۔

اب میں بتاتا ہوں۔ کہ بعض انجمنوں نے جنہوں نے گذشتہ رپورٹ میں اچھا کام کیا۔ اب دوسری رپورٹ میں عدم توجہی سے کام لیا ہے۔ مثلاً انجمن راولپنڈی علاقہ ریاست پٹیالہ۔ علاقہ ملتان۔ منٹگمری۔ حصار۔ دہلی۔ شملہ۔ چک بائے ضلع سرگودہا۔ خاص سرگودھا کی انجمن نے بہت توجہ کی ہے۔ انجمن ہائے علاقہ ہندوستان۔ مگر اسمیں انجمن علیگڈھ نے جو طلباء کی انجمن ہے۔ خاص توجہ کی ہے۔ لدھیانہ۔ کوٹلہ۔ علاقہ ریاست بہاولپور۔

(۲) بعض رقوم جو مارچ میں وصول ہوئی تھیں۔ مگر ساتھ تفصیل نہ ہونیکی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بناء پر اپریل میں درج ہوئی ہیں۔ وہ اس فہرست میں درج نہیں ہیں

(۳) ایک لاکھ کی اپیل کیگئی تھی۔ اسمیں سے چالیس ہزار کی ابھی کمی ہے۔ بس احباب وعدوں کا روپیہ اور علاوہ اسکے جن احباب نے اس کار خیر میں اب تک حصہ نہیں لیا۔ یا حیثیت سے کم چندہ دیا ہے۔ ان میں تحریک کر کے اس کمی کو پورا فرما دیں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ مگر یہ یاد رہے کہ غفلت یا لاپرواہی سے کام کرنیکا وقت نہیں ہے۔ بلکہ خوب چستی سے کام لینے کا وقت ہے۔

(۴) بعض مقامات سے یہ خوشگوار وعدے آرہے ہیں۔ کہ وہ اپنے چندوں میں اضافہ کرینگے۔ لکھنؤ سے وعدہ آیا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنا مسجد کا چندہ پہلے سے

دگنا کر دینگے۔ گو پہلے بھی وہاں کی جماعت نے اچھا حصّہ لیا تھا۔

(۵) اگرچہ یہ چندہ ہر جگہ ہوا ہے۔ اور کوشش کیگئی ہے۔ کہ کوئی مقام اس کارخیر میں حصّہ لینے سے محروم نہ ہو۔ چنانچہ حتی الوسع وفد بھی بھیجنے میں دریغ نہیں کیا گیا تاہم اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی وسیع جماعت کیلئے جن کے افراد بفضلہ اسوقت بھی ہمارے شمار سے باہر ہیں۔ یہ کوشش کافی نہیں ہے۔ بہت سے مقامات پر وفد نہیں بھیجے جا سکے۔ اور وہاں کوئی کوشش بھی نہیں ہوئی بلکہ بعض جگہ مقامی افراد میں بھی تحریک ہونا باقی ہے۔ پس وفدوں کا انتظار نہ کیا جاوے بہت سرگرمی سے اپنی اپنی جگہ پر احباب سلسلہ تحریک و وصولی رقوم جاری رکھیں اکثروں نے وفدوں کے انتظار میں جسقدر چندے بڑھانے چاہئیں تھے۔ نہیں بڑھائے اور نہ اب تک ادا کئے۔ بلکہ وفدوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ اب وقت انتظار کا نہیں ہے۔ ہر شخص جسقدر بھی وسعت رکھتا ہے۔ فوراً چندہ ادا کرکے عنداللہ ماجور ہو۔ اور کارخیر میں تاخیر نہ ہونے دے۔

(۶) گذشتہ رپورٹ کی اشاعت پر جسقدر غلطیاں معلوم ہوئی تھیں۔ انکی اصلاح کردیگئی ہے۔ آئندہ بھی اگر کسی کے حساب میں غلطی معلوم ہو تو اطلاع دیں تا درستی کیجاوے۔ کیونکہ اشاعت کی غرض سے یہ کاغذات کئی ایک ہاتھوں میں جاتے ہیں۔ اور اس طرح پر غلطی کا ہوجانا ممکن ہوتا ہے۔ اخیر میں مَیں پھر دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس کام کو پورا کرنے کیلئے آپ لوگوں کو الہام سے تائید کرے۔ آمین

والسلام

نیازمند۔ عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان دارالامان

نمبر	نام انجمن یا جماعت	وصولی چندہ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء تک	وصولی چندہ اپریل تا ۳۱ مارچ	میزان
		روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی
۱	قادیان و ضلع گورداسپور علاوہ پندرہ سو روپے قیمت زمین وغیرہ	۸۳۹۹-۲-۹	۳۳۱-۱۳-۶	۸۷۳۱-۰-۳
۲	علاقہ لاہور	۹۰۱۵-۰-۳	۲۰۰۰-۰-۰	۱۱۰۱۵-۰-۳
۳	علاقہ حیدر آباد دکن	۶۳۳۲-۸-۰	۱۴۰۰-۰-۰	۷۷۳۲-۸-۰
۴	انجمن لائل پور	۱۲۲-۰-۰	۸۳-۰-۰	۲۰۵-۰-۰
۵	″ چک نمبر ۱۰۵ ضلع لائلپور	۱۵۱۳-۰-۰	۰	۱۵۱۳-۰-۰
۶	″ گوجرہ ″	۸۰-۰-۰	۲۷-۰-۰	۱۰۷-۰-۰
۷	″ سید والہ ″	۳۶-۰-۰	-	۳۶-۰-۰
۸	″ دھنی دیو ″	۸۴-۱۴-۰	-	۸۴-۱۴-۰
۹	″ بہلولپور چک ۱۲۷ ″	۱۱۰-۰-۰	۱-۰-۰	۱۱۱-۰-۰
۱۰	″ پنڈی چری ″	۵۵-۰-۰	۲۹-۴-۶	۸۴-۴-۶
۱۱	″ چک نمبر ۴۴۸ ″	۱۴-۰-۰	۱۲-۱۳-۰	۲۶-۱۳-۰
۱۲	انجمن کتھووالی ضلع لائلپور	-	۲۰۵-۱۴-۰	۲۰۵-۱۴-۰
۱۳	″ ٹوبہ ٹیک سنگھ ″	-	۶۳-۴-۰	۶۳-۴-۰
۱۴	بذریعہ افراد	۳۷۸-۸-۰	۳۱-۱۱-۰	۴۱۰-۳-۰
۱۵	انجمن کلکتہ ملک بنگال	۶۱۳-۰-۰	۴۵۰-۰-۰	۱۰۶۳-۰-۰
۱۶	″ برہمن بڑھیہ ″	۱۲۴-۰-۰	۱۳۶-۰-۰	۲۶۰-۰-۰
۱۷	″ پیر پیک شاہ ″	-	۲۵-۰-۰	۲۵-۰-۰
۱۸	بذریعہ افراد	۷۹-۰-۰	-	۷۹-۰-۰
۱۹	انجمن نوشہرہ ضلع پشاور	۹۹-۰-۰	۲۸-۰-۰	۱۲۷-۰-۰
۲۰	″ مردان ″	۱۰۶۵-۰-۰	-	۱۰۶۵-۰-۰
۲۱	″ پشاور ″	۱۵-۰-۰	۵۵-۰-۰	۷۰-۰-۰
۲۲	″ بنوں	۶۴-۰-۰	۵۲-۸-۰	۱۱۶-۸-۰
۲۳	″ ٹانک	۵-۰-۰	-	۵-۰-۰
۲۴	″ ڈیرہ اسمٰعیل خان	۲۱-۰-۰	۵۱-۰-۰	۷۲-۰-۰
۲۵	″ کوہاٹ	۲۷۱-۸-۰	۴۸-۲-۰	۳۱۹-۱۰-۰
۲۶	″ ایبٹ آباد ہزارہ	-	۵۰-۰-۰	۵۰-۰-۰
۲۷	بذریعہ افراد	۳۷۷-۱۲-۰	۵۵-۰-۰	۴۳۲-۱۲-۰
۲۸	انجمن چنگا بنگیال راولپنڈی	۸-۰-۰	-	۸-۰-۰
۲۹	″ کیمل پور ″	۸۵-۰-۰	۳۳-۱۱-۰	۱۱۸-۱۱-۰
۳۰	″ راولپنڈی ″	۱۲۰۵-۰-۰	۶-۰-۰	۱۲۱۱-۰-۰
۳۱	″ کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخان	۱۳۲-۰-۰	-	۱۳۲-۰-۰
۳۲	″ ڈیرہ غازیخان	۵۶-۰-۰	۱۰۶-۰-۰	۱۶۲-۰-۰
۳۳	″ ادھووال اٹک	۳۸۰-۰-۰	-	۳۸۰-۰-۰
۳۴	بذریعہ افراد	۲۹۸-۱۲-۰	۳-۰-۰	۳۰۱-۱۲-۰
۳۵	ضلع سیالکوٹ	۲۲۶۳-۸-۰	۲۱۴۶-۸-۶	۴۴۱۵-۰-۶
۳۶	انجمن محلانوالہ۔ ضلع امرتسر	۲۴-۱۲-۰	-	۲۴-۱۲-۰
۳۷	″ اجنالہ۔ ″	۲۵-۰-۰	-	۲۵-۰-۰
۳۸	″ بھنڈیار۔ ″	-	۱۸۲-۳-۰	۱۵۲-۳-۰
۳۹	″ امرتسر۔ ″	۱۳۴۴-۰-۰	۳۰۴-۰-۰	۱۶۴۸-۰-۰
۴۰	بذریعہ افراد	۷-۱-۰	۷-۰-۰	۱۴-۱-۰
۴۱	انجمن گوجرانوالہ	۷۳۵-۱۰-۰	۱۷-۰-۰	۷۵۲-۱۰-۰
۴۲	″ بھینی شرقپور	۶۲-۱۵-۰	۲۳-۰-۰	۸۵-۱۵-۰
۴۳	″ مانگٹ اونچے	۶۳-۰-۰	-	۶۳-۰-۰

نمبر شمار	نام انجمن یا جماعت	وصولی چندہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ تک	وصولی چندہ ۱۰ مارچ تا ۳۱ مارچ	میزان
		روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی
۴۴	انجمن حافظ آباد	۲۰۰-۰-۰	-	۲۰۰-۰-۰
۴۵	" احمد نگر	۵-۰-۰	-	۵-۰-۰
۴۶	" چک چھور نمبر ۱۱۷	۱۲۳-۹-۰	۵۳-۰-۰	۱۷۶-۹-۰
۴۷	" پنڈی بھٹیاں	۳۰-۰-۰	۱۰-۰-۰	۴۰-۰-۰
۴۸	" سانگلہ	-	۳۰-۰-۰	۳۰-۰-۰
۴۹	بذریعہ افراد	۳۷-۷-۰	۶۱-۰-۰	۹۸-۷-۰
۵۰	انجمن فیروزپور	۱۱۷۱-۱۰-۰	۱۰۵۰-۰-۰	۲۲۲۱-۱۰-۰
۵۱	" بسی ریاست پٹیالہ	۱۶-۰-۰	۳-۰-۰	۱۹-۰-۰
۵۲	" سنور "	۷۶-۲-۰	-	۷۶-۲-۰
۵۳	" سنام "	۳۴-۱۳-۰	-	۳۴-۱۳-۰
۵۴	" سامانہ "	۲۸۱-۱۰-۶	-	۲۸۱-۱۰-۶
۵۵	" ہربنس پور "	۱۰-۰-۰	-	۱۰-۰-۰
۵۶	" راجپورہ "	۱۳۵-۰-۰	-	۱۳۵-۰-۰
۵۷	" غوث گڈھ "	۲۸۸-۰-۰	-	۲۸۸-۰-۰
۵۸	" سرہند "	۲۵-۰-۰	-	۲۵-۰-۰
۵۹	" پٹیالہ "	۲۰-۰-۰	۸۸۶-۴-۰	۹۰۶-۴-۰
۶۰	" بنوڑ "	-	۵-۰-۰	۵-۰-۰
۶۱	" رائے پور نابھا	۵-۰-۰	-	۵-۰-۰
۶۲	" انبالہ شہر	۲۲۶-۰-۰	۱۱-۰-۰	۲۳۷-۰-۰
۶۳	" جیند	۱۴-۰-۰	۸-۸-۰	۲۲-۸-۰
۶۴	بذریعہ افراد	۲۶-۰-۰	-	۲۶-۰-۰
۶۵	انجمن ملتان	۴۹-۰-۰	-	۴۹-۰-۰
۶۶	" علی پور ملتان	۱۸-۰-۰	-	۱۸-۰-۰
۶۷	" قتالپور "	۳۳۰-۰-۰	-	۳۳۰-۰-۰
۶۸	" لودہران "	-	۲۱-۴-۰	۲۱-۴-۰
۶۹	" گھیانہ - ضلع جھنگ	۳۰۴-۰-۰	۲۷-۰-۰	۳۳۱-۰-۰
۷۰	" چنیوٹ - "	-	۱۶۷-۲-۰	۱۶۷-۲-۰
۷۱	" منٹگمری	۱۳۳-۱-۰	-	۱۳۳-۱-۰
۷۲	" پاکپٹن - ضلع منٹگمری	۴۴-۸-۰	۲۴-۰-۰	۶۸-۸-۰
۷۳	چک نمبر ۶ "	۴۴-۱۲-۰	-	۴۴-۱۲-۰
۷۴	انجمن اوکاڑہ "	۴۰-۰-۰	-	۴۰-۰-۰
۷۵	بذریعہ افراد	۱۰۲-۸-۰	۹۱-۰-۰	۱۹۳-۸-۰

نمبر شمار	نام انجمن یا جماعت	وصولی چندہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ تک	وصولی چندہ ۱۰ مارچ تا ۳۱ مارچ	میزان
		روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی
۷۶	انجمن چوکنانوالی - ضلع گجرات	۲۰-۰-۰	-	۲۰-۰-۰
۷۷	" لالہ موسیٰ - "	۸۴-۸-۰	۴۶-۲-۰	۱۳۰-۱۰-۰
۷۸	" ٹکرالی - "	۵-۰-۰	-	۵-۰-۰
۷۹	" ہیلاں - "	۴۴-۳-۰	-	۴۴-۳-۰
۸۰	" مونگ - "	۱۰-۰-۰	۳۰-۰-۰	۴۰-۰-۰
۸۱	" ڈنگہ - "	۳۵-۰-۰	۵-۰-۰	۴۰-۰-۰
۸۲	" گولیکے - "	۳۲-۰-۰	۱۰-۴-۰	۴۲-۴-۰
۸۳	" شیخپورہ - "	۳۳-۰-۰	-	۳۳-۰-۰
۸۴	" فتح پور - "	۸۱-۰-۰	-	۸۱-۰-۰
۸۵	" دہیر کے کلاں "	۴-۰-۰	۱۰-۰-۰	۱۴-۰-۰
۸۶	" نسووالی - "	۱۰-۱۲-۰	-	۱۰-۱۲-۰
۸۷	" کنجاہ - "	۹۸-۶-۰	-	۹۸-۶-۰
۸۸	" سعداللہ پور - "	۷-۰-۰	-	۷-۰-۰
۸۹	" شادیوال خورد "	۱۴۰-۰-۰	۲۲-۰-۰	۱۶۲-۰-۰
۹۰	" گجرات "	۴۶-۰-۰	-	۴۶-۰-۰
۹۱	" کھاریاں - "	۱۰۰-۰-۰	-	۱۰۰-۰-۰
۹۲	" حسو کے سدوکے "	۱۵-۵-۰	-	۱۵-۵-۰
۹۳	" کڑیانوالہ - "	-	۶۹-۰-۰	۶۹-۰-۰
۹۴	بذریعہ افراد	۱۵۳-۰-۰	۳-۰-۰	۱۵۶-۰-۰
۹۵	انجمن پانی پت - ضلع کرنال	۱۹۸-۰-۰	۸۲-۱۰-۰	۲۸۰-۱۰-۰
۹۶	" حصار	۱۲-۰-۰	۴-۰-۰	۱۶-۰-۰
۹۷	" دہلی	۲۶۳-۰-۰	۵-۰-۰	۲۶۸-۰-۰
۹۸	" بلب گڈھ ضلع گوڑگانواں	۱۰-۰-۰	۱۲-۰-۰	۲۲-۰-۰
۹۹	" سونی پت ضلع رہتک	-	۳۰-۰-۰	۳۰-۰-۰
۱۰۰	" قائم گنج ضلع فرخ آباد	-	۱۷۷-۰-۰	۱۷۷-۰-۰
۱۰۱	" شملہ	۲۵۱-۲-۰	-	۲۵۱-۲-۰
۱۰۲	بذریعہ افراد	۱۴۲-۱۰-۰	-	۱۴۲-۱۰-۰
۱۰۳	انجمن حویلی بہادر خان ضلع شاہپور	۷۳-۱۳-۰	-	۷۳-۱۳-۰
۱۰۴	" سرگودہا - "	۲۰-۰-۰	۱۴۳-۸-۰	۱۶۳-۸-۰
۱۰۵	" ادرحماں - "	۵۷-۶-۰	۵-۰-۰	۶۲-۶-۰
۱۰۶	" آباد کار چک نمبر ۱۰۴ "	۱۰۴-۸-۰	-	۱۰۴-۸-۰
۱۰۷	" بھیرہ - ضلع شاہپور	۹۹-۰-۰	-	۹۹-۰-۰

ضمیمہ اخبار الفضل مورخہ ۱۴ر جون سنہ ۱۹۲۰ء

نمبر شمار	نام انجمن یا جماعت	وصولی چندہ ۶ر مارچ سنہ ۱۹۲۰ء تک	وصولی چندہ ۷ر مارچ تا ۱۳ مارچ	میزان
		روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی	روپیہ - آنہ - پائی
۱۰۸	انجمن چک نمبر ۱۷ و ۲۲ ضلع شاہپور	۹۳-۸-۰	-	۹۳-۸-۰
۱۰۹	؍؍ ڈھڈہ رانجھا - ؍؍	۶۲-۱۳-۰	-	۶۲-۱۳-۰
۱۱۰	؍؍ شاہ پور - ؍؍	۱۰-۰-۰	-	۱۰-۰-۰
۱۱۱	؍؍ گھوگھیاٹ - ؍؍	۵۰-۰-۰	۱۲-۰-۰	۶۲-۰-۰
۱۱۲	؍؍ ہجکہ - ؍؍	-	۱۴۱-۸-۰	۱۴۱-۸-۰
۱۱۳	؍؍ چک نمبر ۹۹ ؍؍	-	۵۲۳-۰-۰	۵۲۳-۰-۰
۱۱۴	بذریعہ افراد	۳۷۳-۰-۰	-	۳۷۳-۰-۰
۱۱۵	انجمن سٹک	۵-۰-۰	۷۷-۰-۰	۸۲-۰-۰
۱۱۶	؍؍ کرینگ ضلع پوری	۲-۰-۰	۳۵-۰-۰	۳۷-۰-۰
۱۱۷	؍؍ مونگھیر	۲۸-۱-۰	۱۰-۰-۰	۳۸-۱-۰
۱۱۸	؍؍ بھاگل پور	۱۵۳-۱-۰	۹-۷-۰	۱۶۲-۸-۰
۱۱۹	بذریعہ افراد	۲۱۲-۱۵-۰	۵-۰-۰	۲۱۷-۱۵-۰
۱۲۰	انجمن چکوال ضلع جہلم	۲۷۲-۰-۰	-	۲۷۲-۰-۰
۱۲۱	؍؍ دوالمیال ؍؍	۱۲۵-۰-۰	-	۱۲۵-۰-۰
۱۲۲	؍؍ ہسولہ ؍؍	۱۵-۰-۰	-	۱۵-۰-۰
۱۲۳	؍؍ رہتاس ؍؍	۲-۸-۰	-	۲-۸-۰
۱۲۴	؍؍ جہلم ؍؍	۲۵۰-۰-۰	۲۱۶-۱۰-۰	۴۶۶-۱۰-۰
۱۲۵	بذریعہ افراد	۴۱-۱۵-۰	۱۰-۰-۰	۵۱-۱۵-۰
۱۲۶	انجمن مظفر نگر	۳۰-۰-۰	-	۳۰-۰-۰
۱۲۷	؍؍ ڈیرہ دون	۴-۰-۰	۴۰-۸-۰	۴۴-۸-۰
۱۲۸	؍؍ ڈانگ پتھر ؍؍	۵-۰-۰	-	۵-۰-۰
۱۲۹	؍؍ انچولی ضلع میرٹھ	۷-۰-۰	۱۶-۰-۰	۲۳-۰-۰
۱۳۰	؍؍ میرٹھ	۶۵-۰-۰	۱۷-۰-۰	۸۲-۰-۰
۱۳۱	؍؍ مسوری	۳۴-۰-۰	-	۳۴-۰-۰
۱۳۲	؍؍ سہارنپور	۱۳۰-۸-۰	۶-۸-۰	۱۳۷-۰-۰
۱۳۳	بذریعہ افراد	۱۰۱-۰-۰	۱-۱-۰	۱۰۲-۱-۰
۱۳۴	انجمن علی گڑھ	۱۸۴-۰-۰	۴۳-۰-۰	۲۲۷-۰-۰
۱۳۵	؍؍ رام پور	۹۲-۱۵-۰	۶-۰-۰	۹۸-۱۵-۰
۱۳۶	؍؍ شاہجہانپور	۲۰-۰-۰	-	۲۰-۰-۰
۱۳۷	؍؍ بریلی	۲۳-۰-۰	-	۲۳-۰-۰
۱۳۸	؍؍ چندوسی ضلع مرادآباد	۲۳-۱۰-۰	-	۲۳-۱۰-۰
۱۳۹	بذریعہ افراد	۱۴۴-۲-۰	۱۱۰-۰-۰	۲۵۴-۲-۰
۱۴۰	انجمن ہوشیار پور	۱۳۳-۰-۰	۴-۰-۰	۱۳۷-۰-۰
۱۴۱	؍؍ بھنگالہ - ضلع ہوشیارپور	۶-۹-۰	-	۶-۹-۰
۱۴۲	؍؍ ماہل پور - ؍؍	۱۷۰-۰-۰	-	۱۷۰-۰-۰
۱۴۳	؍؍ اہرانہ - ؍؍	۳۸-۸-۰	-	۳۸-۸-۰
۱۴۴	؍؍ کاٹھ گڑھ - ؍؍	۶۱-۱۱-۰	۳-۰-۰	۶۴-۱۱-۰
۱۴۵	؍؍ گڑھ شنکر - ؍؍	۱۷-۰-۰	۱۷-۰-۰	۳۴-۰-۰
۱۴۶	؍؍ بیگم پور جنڈیالہ ؍؍	۱۵-۱۰-۳	-	۱۵-۱۰-۳
۱۴۷	؍؍ سرشت پور - ؍؍	۲۵-۸-۰	-	۲۵-۸-۰
۱۴۸	؍؍ اجمیر - ؍؍	۳۳-۲-۰	۸-۲-۰	۴۱-۴-۰
۱۴۹	؍؍ پھمیاں - ؍؍	۲۹-۱۰-۰	-	۲۹-۱۰-۰
۱۵۰	؍؍ پسام - ؍؍	-	۱۶-۶-۰	۱۶-۶-۰
۱۵۱	؍؍ بیرم پور ؍؍	-	۲۵-۹-۰	۲۵-۹-۰
۱۵۲	؍؍ پھگلانہ - ؍؍	-	۱۰-۰-۰	۱۰-۰-۰
۱۵۳	؍؍ سڑوعہ - ؍؍	-	۲۶-۸-۰	۲۶-۸-۰
۱۵۴	بذریعہ افراد	۱۰۵-۴-۰	۱-۰-۰	۱۰۶-۴-۰
۱۵۵	انجمن اٹاوہ	۶۵-۰-۰	-	۶۵-۰-۰
۱۵۶	؍؍ لکھنؤ	۳۴۱-۰-۰	-	۳۴۱-۰-۰
۱۵۷	؍؍ کانپور	۲۰-۶-۰	-	۲۰-۶-۰
۱۵۸	؍؍ جھانسی	۱۰-۱۳-۰	-	۱۰-۱۳-۰
۱۵۹	بذریعہ افراد	۱۱۵-۱۳-۰	۳۷-۶-۰	۱۵۳-۳-۰
۱۶۰	انجمن لدھیانہ	۳۶۳-۰-۰	-	۳۶۳-۰-۰
۱۶۱	؍؍ مالیر کوٹلہ	۳۶-۰-۰	-	۳۶-۰-۰
۱۶۲	؍؍ چک لوہٹ ضلع لدھیانہ	-	۵۰-۱۲-۰	۵۰-۱۲-۰
۱۶۳	از چاوا	-	۵۳-۰-۰	۵۳-۰-۰
۱۶۴	بذریعہ افراد	۵۵-۰-۰	-	۵۵-۰-۰
۱۶۵	انجمن روہڑی سندھ	۲۳۰-۰-۰	۲۰-۰-۰	۲۵۰-۰-۰
۱۶۶	؍؍ چک نمبر ۲۴ راوتیانی سندھ	-	۳۸-۸-۰	۳۸-۸-۰
۱۶۷	؍؍ بہاولپور	۲۵-۰-۰	-	۲۵-۰-۰
۱۶۸	؍؍ اوچ	۲۰-۰-۰	-	۲۰-۰-۰
۱۶۹	؍؍ کراچی	۴۹-۰-۰	-	۴۹-۰-۰
۱۷۰	بذریعہ افراد	۲۹-۰-۰	-	۲۹-۰-۰
۱۷۱	انجمن کوئٹہ بلوچستان	۸۲-۰-۰	-	۸۲-۰-۰